REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۱۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۲ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصد عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۴ شہادت (اپریل)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی جلسہ سالانہ لندن کے بخیرو خوبی اختتام پذیر ہونے کے بعد ہنوز انگلستان ہی میں قیام فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے آمین۔ آپ کی عدم موجودگی میں محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب بحیثیت قائم مقام ناظر اعلیٰ اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے بحیثیت قائم مقام امیر مقامی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

● مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مع بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۲۹ رجب ۱۴۰۵ھ — ۱۸ شہادت ۱۳۶۴ ہش — ۱۸ اپریل ۱۹۸۵ء

ٹلفورڈ میں جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۰ واں عظیم الشان جلسہ سالانہ

حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطابات ● اڑتالیس ممالک کے چھ ہزار مندوبین کی شمولیت!

بی بی سی لندن کے نمائندے مسٹر محمد غیور کی ریڈیو رپورٹ

قادیان ۱۰ شہادت (اپریل) آج صبح سات بجے بی بی سی لندن کے اردو پروگرام "جہاں نما" میں نشر ہونے والی ریڈیو رپورٹ کے مطابق جماعت احمدیہ انگلستان کا بیسواں سالانہ جلسہ اپنے پروگرام کے مطابق مورخہ ۵-۶-۷ شہادت (اپریل) کو ٹلفورڈ میں منعقد ہو کر بفضلہ تعالیٰ انتہائی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

بی بی سی لندن کی مذکورہ اطلاع کے مطابق "کنونشن میں دنیا بھر سے آئے ہوئے تقریباً چھ ہزار افراد نے شرکت کی۔ کنونشن میں احمدی تحریک اور اُسے پیش آنے والے مسائل پر غور کیا گیا۔ اور مندوبین نے خاص طور سے اس وقت پاکستان میں احمدیوں کو پیش آنے والے مسائل کا ذکر کیا۔"

بی بی سی کے نمائندہ کی رپورٹ:

بی بی سی لندن کے نمائندے مسٹر محمد غیور کی رپورٹ کے مطابق "احمدیوں کا یہ بیسواں کنونشن اب کے برطانیہ کے کاؤنٹی سوری میں واقع ایک پُرفضا مقام ٹلفورڈ میں ہوا۔ یہاں احمدیہ جماعت نے ایک پُرانے اسکول کو خرید لیا ہے۔ جس کے ساتھ کوئی پچپیس ایکڑ کی اراضی ہے۔ اس میں انہوں نے اپنا یورپی ہیڈ کوارٹر قائم کیا ہے۔ اور اس کا نام "اسلام آباد" رکھا ہے۔ کنونشن تین دن جاری رہا۔ اس میں کوئی ۴۸ ملکوں سے نمائندے آئے تھے۔ ان میں اکثریت تو پاکستانیوں کی تھی مگر خاصی تعداد میں انگریز، امریکی، کینیڈین، افریقی اور انڈونیشی بھی شامل تھے۔ مندوبین کے لئے تین زبانوں میں براہ راست ترجمے کا انتظام تھا۔ عربی، انگریزی اور انڈونیشی زبان میں۔ ان میں سے کوئی ایک ہزار افراد کو وہیں سکول کی عمارت میں ٹھہرایا گیا۔"

"اجلاس کا افتتاح احمدی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے کیا اور تیسرے دن اُن ہی کی تقریر پر اس کا اختتام ہوا۔ اپنی آخری تقریر میں انہوں نے احمدیوں پر پاکستان میں ہونے والے مبینہ مظالم کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ پچھلے دنوں صوبہ سندھ میں دو احمدی رہنماؤں کو قتل کیا گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ احمدیوں کے خلاف پہلے صوبہ پنجاب میں تحریک چلائی گئی۔ اور جب وہ تحریک پنجاب میں کامیاب نہیں ہوئی تو اُس کا رُخ سندھ کی طرف موڑ دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے چند افراد کے قتل کر دیئے جانے سے احمدی تحریک دبائی نہیں جا سکتی جو بقول اُن کے صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دُنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے۔ اپنی پانچ گھنٹے کی تقریر میں مرزا طاہر احمد نے پاکستان میں احمدی جماعت کے خلاف جاری کئے گئے قرطاس ابیض پر تفصیل سے بات کی اور اُن کے ہر نکتے کو رد کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ احمدی ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں۔ اور یہ مانتے ہیں کہ دُنیا میں ایسا کوئی نبی نہیں آئے گا جو اُمتِ محمدی میں سے نہ ہو اور جو شریعت محمدی پر عمل نہ کرتا ہو۔ انہوں نے کہا:-

"جس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پڑھی ہوں وہ ایک لحظہ کے لئے بھی اس الزام کو درخور اعتناء اور قابل توجہ نہیں سمجھے گا۔ لیکن بدقسمتی تو یہی ہے کہ اکثر اُن تحریروں سے ناآشنا ہیں۔ اور جن تک وہ تحریر پہنچائی جا سکتی تھی، حکومت پاکستان نے اُس کی راہ میں تبر رکھ دیا۔ اور وہ تمام کتب ضبط کر لیں جن کے مطالعہ سے ایک عام انسان حقیقت حال تک پہنچ سکتا تھا۔"

انہوں نے کہا کہ یہ تصور کہ حضرت عیسیٰؑ کو جسمانی طور پر آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا، عیسائیوں کا نظریہ ہے۔ اور حضرت عیسیٰؑ اپنی جسمانی شکل میں دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے۔ اجلاس ایک بہت بڑے پنڈال میں ہوا۔

باقی دیکھئے صفحہ ۲

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک اڑیسہ

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۸ شہادت ۱۳۶۴ ہش

اسلام اور آزادیٔ مذہب

اسلام امن اور آشتی کا ایک عالمگیر پیغام ہے۔ قرآن حکیم رُشد و ہدایت اور گمراہی و ضلالت کی راہوں کی نشاندہی کرنے کے بعد انسان کو اس امر کی مکمل آزادی عطا فرماتا ہے کہ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ (الکہف : ۳۰) یعنی یہ اختیار خود تمہارا اپنی صواب دید پر چھوڑا گیا ہے کہ چاہو تو رُشد و ہدایت کی راہ اختیار کرو اور نہ چاہو تو اُسے رد کردو۔ آزادیٔ مذہب اور عقیدہ کے بارے میں اسلام کا سب سے پہلا محکم اور بنیادی اصول لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (البقرہ : ۲۵۷) کے پُرحکمت الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی مذہبی معاملات میں کسی قسم کا جبر روا رکھنا درست نہیں۔ کیونکہ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (البقرہ : ۲۵۷) ہدایت اور گمراہی کو ایک دوسرے سے پہلے ہی ممتاز کر دیا گیا ہے!!

آزادیٔ مذہب اور عقیدہ سے متعلق قرآن حکیم کے ان واضح اور اصولی ارشادات کے ہوتے ہوئے بھی کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ گزشتہ ۳۷ سالوں میں کرسیٔ اقتدار پر متمکن ہونے والے بیشتر پاکستانی حکمرانوں نے محض اپنی حکومت کو استحکام اور سطوت کو دوام بخشنے کے لئے اسلام کے نام کو ڈھال کے طور پر استعمال کیا۔ اور کبھی اس نہج پر سوچنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی کہ ہماری یہ خود غرضیاں اور مفاد پرستیاں غیر مسلم دُنیا کے سامنے امن اور آشتی کے علمبردار مذہب اسلام کو کیسے غلط رنگ میں متعارف کرا رہی ہیں گی۔

بانیٔ پاکستان محمد علی جناح جہاں اس مملکت کے وجود میں آنے سے پہلے تک اسے ایک غیر فرقہ وارانہ ریاست بنانے کا بار بار اعلان کرتے رہے۔ وہاں قیام پاکستان کے معاً بعد بھی انہوں نے اسی امر کا اعادہ کیا کہ مذہب انفرادی مسئلہ ہے۔ اور ریاست کا چلانا اجتماعی ذمہ داری۔ اس لئے سٹیٹ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی ایک عقیدے کو حکومتی طاقت کے بل بوتے پر کسی دوسرے فرقے پر زبردستی ٹھونسے۔ مسٹر محمد علی جناح کے اسی تصورِ ریاست کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان کے ہر شہری کو مستقل طور پر یہ آئینی تحفظ دیا گیا کہ :-

"ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ کسی مذہب کو اختیار کرے، اُس پر عمل کرے اور اس کی تبلیغ کرے۔" (آرٹیکل (۲) ۳۲ آئین ۱۹۵۶ء۔ آرٹیکل ۱۰ آئین ۱۹۶۲ء۔ آرٹیکل ۲۰ آئین ۱۹۷۳ء)

مگر اسے اہل پاکستان کی بدقسمتی کہیئے کہ اِدھر "بابائے قوم" نے آنکھیں بند کیں، اُدھر مفاد پرست سیاسی راہنماؤں کے درمیان حصولِ اقتدار کی کشمکش شروع ہو گئی۔ پھر اس کے بعد جو شخص بھی برسرِ اقتدار آیا اس کی تمام تر توجہ اپنی کرسی کی مضبوطی اور عرصہ اقتدار کو طویل کرنے کی کوششوں پر مرکوز رہی۔ اور طرفہ یہ کہ ان سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ان میں سے کئی ایک نے اسلام اور نفاذِ اسلام ہی کا سہارا لیا۔

وزیر اعظم لیاقت علی خان نے بانیٔ پاکستان کے تصورِ ریاست سے یکسر مغائر آئین ساز اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جسے "قراردادِ مقاصد" کا نام دیا گیا۔ مگر وجہ یہ بل پاس نہ ہو سکا۔ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کے دورِ حکومت میں جماعت احمدیہ کے خلاف "تحفظِ ختم نبوت" کے نام سے ایک شورش اٹھی جس پر قابو پانے کے لئے حکومت کو مارشل لاء نافذ کرنا پڑا۔ وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے اپنے عہدِ حکومت میں ایک کمیشن مقرر کر کے ملکی قوانین کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھال کر سیاست کو مذہب کا لبادہ اوڑھانے کی سر توڑ کوشش کی مگر وہ اسمبلی کو اس کے لئے ہموار نہ کر سکے۔ صدرِ پاکستان جنرل محمد ایوب خان چونکہ ایک وسیع النظر اور جہاں دیدہ انسان تھے اس لئے انہوں نے حتی الوسع مذہب کو سیاست کی دلدل سے دُور رکھا۔ جنرل یحییٰ خان کا عبوری دورِ حکومت ملک کو درپیش مختلف النوع سنگین مسائل سے نبرد آزما ہونے میں گزرا۔ اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دورِ حکومت میں بزعمِ خود سب سے بڑا کارنامہ یہ سر انجام دیا کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں ترمیم کر کے ملک کی وفادار اور امن پسند مذہبی جماعت "جماعت احمدیہ" کو بیک جنبشِ قلم غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ بھٹو کے بعد جنرل محمد ضیاء الحق کو بھی اپنی کرسیٔ اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے یہی سبق ورثہ میں ملا کہ مذہب کو بطور ڈھال استعمال کیا جائے۔ چنانچہ نفاذِ اسلام کے نام پر انہوں نے گزشتہ سات سالوں میں جو جو خلافِ اسلام کارروائیاں کیں اُن میں وہ رسوائے زمانہ آرڈیننس بھی شامل ہے جس کے ذریعہ پاکستانی احمدیوں کے لئے خود کو مسلمان کہنے، اذان دینے، اپنی مساجد کو مساجد کہنے اور اپنے عقائد و نظریات کی تبلیغ کرنے وغیرہ امور کو قابلِ دست اندازیٔ پولیس جرم قرار دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام امور ایک شہری کے لئے آزادیٔ مذہب و عقیدہ کے انہی بنیادی اور پیدائشی حق سے تعلق رکھتے ہیں جس کی ضمانت نہ صرف پاکستان کے آئین میں بلکہ خود قرآن حکیم میں بھی دی گئی ہے۔

حکومت پاکستان کے اس غیر اسلامی اور انسانی قدروں کے بکسر منافی اقدام کے خلاف مارشل لاء کی تمام تر پابندیوں اور سختیوں کے باوجود پہلے بھی ملک کے دانشور محبانِ وطن کی طرف سے پُرزور صدائے احتجاج بلند ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے۔ جیسے ہم ساتھ کے ساتھ قارئین بدر تک پہنچانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ اسی تسلسل میں ابھی حال ہی میں پاکستان کے چھ سابق ججوں کا ایک مشترکہ بیان وہاں کے کثیر الاشاعت اخبار "ڈان" کراچی میں شائع ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے :-

"کراچی ۲۲ مارچ۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹوں کے چھ سابق ججوں نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان میں سب کو اپنی پسند کے مذہب پر عمل کرنے کی ضمانت ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ فرقہ یا کسی اور فرقہ کے افراد پر طریقہ عبادت اور کلمہ پڑھنے پر موجودہ پابندیاں ان حقوق کی شدید خلاف ورزی ہے جن کی ضمانت مملکت نے تمام شہریوں کو دی ہوئی ہے۔ نیز یہ بنیادی انسانی حقوق کے تصور کی بھی نفی ہے۔

اس بیان پر دستخط کرنے والوں نے قائد اعظم محمد علی جناح کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں اس تقریر کا حوالہ دیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ "تم آزاد ہو، تم اپنے مندروں میں جانے کے لئے آزاد ہو، تم اپنی مسجدوں اور دیگر عبادت گاہوں میں آزادی سے جا سکتے ہو۔ پاکستان میں تم کسی بھی مذہب یا ذات یا عقیدے سے تعلق رکھ سکتے ہو۔ جبکہ مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔" اس بیان پر مندرجہ ذیل کے دستخط ہیں :-

سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق جج مسٹر فخرالدین جی ابراہیم۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر محمد علی سعید اور مسٹر فضل غنی۔ سندھ ہائی کورٹ کے سابق ججز مسٹر عبدالحفیظ میمن۔ مسٹر اے کیو حالی پوتہ اور مسٹر جی۔ ایم شاہ۔ (بحوالہ ہفت روزہ "لاہور" مجریہ ۱۴ اپریل ۱۹۸۵ء)

اے کاش! پاکستان کے اربابِ حکومت کو اہلِ دانش کی اس آواز پر کان دھرنے کی توفیق عطا ہو۔

خورشید احمد انور

حکومت پاکستان کا غیر اسلامی آرڈیننس

کچھ ایسے ظالموں کا آج افسانہ سناتا ہوں
جہاں محنت کشوں کو اُن کی مزدوری نہیں ملتی
جہاں پر احمدی احباب جینے کو ترستے ہیں
جہاں مظلوم دنیا رات دن حیران رہتی ہے
وہ ہے افسردہ دُنیا جس کو پاکستان کہتے ہیں
خدا کا نام لے کر کفر کی تعمیر کرتے ہیں
صدا اللہ اکبر کہہ کے قتلِ عام کرتے ہیں
کہیں مسجد گراتے ہیں، کہیں کلمہ مٹاتے ہیں
جب اس سے دل نہیں بھرتا تو قبرستان جلاتے ہیں
سر بازار جا جا کر دُکانوں کو جلاتے ہیں
وہ آنکھیں بند کر کے بار بار آرڈیننس لیتے ہیں
ستم دیکھو کہ دینِ احمدیت تنگ کرتے ہیں
کہیں انسانیت کا نام بھی باقی نہیں ان میں
مسلماں ہو کے کلمہ بھی ہمیں پڑھنے نہیں دیتے
یہ پابندی ہے ہم پر صاحبِ ایمان کہنے سے
وہاں کی مولویت بانیٔ اسلام بنتی ہے
بلکتے، بھوکے اور نادار بچوں کو رُلایا ہے
شرابیں پی کے وہ مدہوش ہوتے ہیں
حیا سو بار بھی ان کی شرم سے اب منہ چھپاتی ہے
مسلماں احمدی کافر ہیں، احراری مسلماں ہیں
خدارا سچ بتا دے، دین کی تشہیر کرنی ہے؟
یہ آرڈیننس لیکر تم کہاں دُنیا میں جاؤ گے؟
امن خطرہ میں ہے تو دشمنِ جانِ مسلماں ہے
عدو کی اصطلاح میں اس کو گر اسلام کہتے ہیں

مسلماں نام پر کچھ بدنما دھبے دکھاتا ہوں
اگر ملتی بھی ہے تو وہ کبھی پوری نہیں ملتی
خدا ہی جانتا ہے رات دن کیسے گزرتے ہیں
جہاں کی زندگی بھی اک طرح بے جان رہتی ہے
مسلماں نام کے ہیں مگر مغربی حیوان رہتے ہیں
احادیث و قرآں کی بر ملا تحقیر کرتے ہیں
اسی طرح سے وہ اسلام کو بدنام کرتے ہیں
حدیثیں روندتے جاتے ہیں اور قرآں جلاتے ہیں
ہے مُردوں سے بھی بغض اتنا کہ کتبے بھی مٹاتے ہیں
محلوں میں پہنچتے ہیں مکانوں کو جلاتے ہیں
معاذ اللہ کتاب اللہ میں تفسیریں کرتے ہیں
یہ کیسے مولوی ہیں جو خدا سے جنگ کرتے ہیں
کہیں اسلام کے آثار بھی باقی نہیں ان میں
علم برداری امن و اماں جینے نہیں دیتے
وہ ہم کو روکتے ہیں برملا قرآں پڑھنے سے
جہاں انسانیت اب ظلم کے سائے میں گھٹتی ہے
غضب ہے پرخدا کا ہو یتیموں کو ستایا ہے
دہائی دیتے ہیں جب وقت آئے تو لب خاموش ہوتے ہیں
نہیں اب مصحفِ انسانیت گھٹ گھٹ کے اٹھتا ہے
تفرقہ بازی پاکستان مٹ جانے کے ساماں ہیں
ارے نادان احراری! تجھے تحقیر کرنی ہے؟
نقابِ بے حیائی ڈال کے کیسے منہ دکھاؤ گے؟
یہی تیری حدیثیں ہیں، یہی کیا تیرا قرآں ہے
تو احمدیت ہی اس کو موردِ الزام کرتے ہیں

وہ قوم و مُلک حکمت میں کبھی کامل نہیں ہوتا
جہاں دینِ محمدؐ نظم میں شامل نہیں ہوتا!

ڈاکٹر سید منور علی کامل۔ قادیان۔

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ صلح ۱۳۶۴ ہش مطابق ۴ جنوری ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی مندرجہ ذیل آیات قرآنی تلاوت فرمائیں:-

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ
رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى
شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ لَا يَزَالُ
بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ
اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○
اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ
اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ
حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ
اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ
بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

(سورۃ التوبۃ آیت: ۱۰۹ تا ۱۱۱)

اس کے بعد فرمایا:-

جو آیات قرآنی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں یہ سورۃ توبہ سے لی گئی ہیں۔ آیت ۱۰۹ تا ۱۱۱۔ ان میں اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے تقویٰ پر اپنے کاموں کی بنیادیں استوار کرتے ہیں جن کی تمام عمارات، جن کے تمام منصوبے جن کے سارے کاروبار

اللہ کے تقویٰ کی بنیادوں پر

قائم ہوتے ہیں۔ اور خدا کی رضا سے طاقت حاصل کر کے آگے بڑھتے ہیں کیا ایسا شخص بہتر ہے یا وہ جن کی بنیادیں ایک ایسے کمزور ریت کے کنارے پر قائم کی گئی ہوں جو آگ کا کنارہ ہو۔ پس وہ ایسے کنارے پر قائم کردہ بنیادیں اپنے اوپر قائم کرنے والی عمارتوں سمیت اور ان کے مکینوں سمیت ان کو لے کر جہنم میں جا پڑتی ہیں۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کی قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہاں خدا تعالیٰ نے اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلَى التَّقْوٰى نہیں فرمایا بلکہ تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ فرمایا ہے۔ جو عام قرآنی اسلوب سے ایک مختلف اسلوب ہے۔ اور اس میں ایک بہت بڑی گہری حکمت ہے۔ یہاں مراد یہ نہیں ہے کہ انسان اس تقویٰ پر بنیادیں قائم کرتا ہے جو تقویٰ کسی حد تک اس کے اختیار اور بس میں ہے بلکہ یہاں ایک خوشخبری ایک رنگ میں مومنوں کا نقشہ یہ کھینچا گیا ہے کہ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ ان کی بنیادیں ان کی عمارتیں ایسے تقویٰ کی بنیاد پر قائم ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو عطا ہوتا ہے۔ یعنی انسان کی طرف سے اس میں کسب کوئی اتنا حصہ نہیں ہوتا جتنا خدا تعالیٰ کی عطا اور رحمت کا حصہ ہوتا ہے۔

اس مضمون پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ

قوموں پر دو قسم کے حالات آتے ہیں

ایک وہ جس میں تقویٰ محنت اور کسب سے کمایا جاتا ہے۔ اور ایک وہ حالات جبکہ خدا کے فضل کی طرح خدا کی رحمت کی بارش کی طرح تقویٰ آسمان سے برستا ہے۔ جماعت احمدیہ اس وقت ایسے ہی دور میں داخل ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے احسانات کے جو کرشمے ہم دیکھ رہے ہیں، جو نیکیاں دلوں کو عطا ہو رہی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضوان کی محبت دلوں میں بڑھ رہی ہے، جو عبادات کا ذوق و شوق پیدا ہو رہا ہے جو حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں بالعموم، ان میں جماعت کے کسب کا کوئی حصہ نہیں۔ کسی انتظامی کوشش یا جدوجہد کا کوئی حصہ نہیں۔ یہ تقویٰ من اللہ ہے۔ بالعموم آسمان سے خدا کے فرشتے یہ تقویٰ قلوب پر نازل فرما رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نئی نئی عظیم الشان عمارتوں کی خوشخبری دے رہا ہے۔ ایسے عظیم الشان کاموں کی بنیادیں قائم کر رہا ہے اس تقویٰ کے اوپر جس کے نتیجہ میں جماعت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک بالکل نئے انقلابی دور میں داخل ہو جائے گی۔

پس تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ ان دونوں کو اکٹھا اس طرح بیان کر کے صاف ظاہر فرماتا ہے کہ یہ دور جب قوموں پر آتا ہے کہ تقویٰ برسنے لگتا ہے ان پر اور خدا کی رضا نازل ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے دور میں بعض ایسے بدقسمت بھی پیدا ہو رہے ہوتے ہیں جو خدا کے ان پاک بندوں کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک طرف یہ جماعت خدا کی طرف سے نازل کردہ تقویٰ پر اپنے سارے منصوبوں کی بنیاد رکھتی ہے اور دوسری طرف ان کو مٹانے کے ناپاک منصوبے اس حسد کی آگ پر مبنی ہوتے ہیں جو ان کی ترقی کو دیکھ کر دلوں میں بھڑک رہی ہوتی ہے۔ اور اس آگ ہی میں یہ جا پڑتے ہیں بالآخر۔ اسی آگ کا ایندھن بنا دیئے جاتے ہیں۔

تو فرمایا: ان دونوں حالتوں میں سے کونسی تم قبول کرو گے؟ یہ تو انسان کے بس میں ہے کہ جب دو راستے اس کو دکھا دیئے جائیں تو جو اپنے لئے پسند کرے اسے اختیار کر لے۔ ان آیات میں اتنا کھلا کھلا نقشہ کھینچ دیا ہے

آج کل کے حالات

کہ کہ ایک انسان جس میں کچھ بھی بصیرت ہو اس کے لئے اپنے لئے نجات کا رستہ اختیار کرنا کوئی مشکل کام نہیں رہتا۔ لیکن جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہوتا ہے بدقسمتی سے جب ایسے وقت آتے ہیں تو لوگوں کی آنکھوں کا نور بھی زائل ہو جاتا ہے اور وہ آگ کی تپش ان کے دل و دماغ کی طاقتوں کو بھسم کر دیتی ہے نتیجۃً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ کہ پھر وہ جو عمارتیں بناتے ہیں جو منصوبے بناتے ہیں اور عمارتیں تعمیر کرتے ہیں ان کے اندر اندرونی طور پر رخنے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کے اندر دراڑیں آنے لگ جاتی ہیں۔ اور شکوک ان کے اندر سے جنم لینے لگتے ہیں۔ اور ان کی یقین کی حالت شک و شبہ میں تبدیل ہونے لگتی ہے۔ ایک ایسا وقت آتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم غالباً اب کامیاب نہیں

"اگر کسی چیز کو آفات سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو"
(ملفوظات جلد اوّل)
پیشکش:- گلوب ربڑ مینوفیکچررز ۱۶ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

سکیں گے۔ اور وہ جو کیفیت ہے وہ بڑھتے بڑھتے اب اتنا خوفناک دباؤ اختیار کر لیتی ہے انتہائی طور پر کہ فرمایا ہے الا ان تقطع قلوبھم کہ قریب ہوتا ہے کہ پھر ان کے دل اس اندرونی دباؤ سے پھٹ پڑیں۔ تو ان کے لئے محض آسمان سے نازل ہونے والی آفات ہی نہیں قلبی حالتوں سے پیدا ہونے والی آفات بھی ہیں۔ ان کا باہر بھی بدنصیب ہے اور ان کا باطن بھی بدنصیب ہے۔ اور بظاہر جو لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ کامیابی کی طرف جا رہے ہیں، یہ کامیابی کے نشے میں مگن ہیں، امر واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں پر نظر رہے۔ اور وہ یہ گواہی دیتا ہے کہ ان مخالفین کو جو بظاہر تمہیں خوش و خرم نظر آ رہے ہیں، بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنی کامیابی پر یقین رکھتے ہیں، ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ان کو اپنی کامیابی کا کوئی یقین نہیں۔ ان کے دلوں میں شکوک پیدا ہو چکے ہیں۔ اور جو بڑھتے چلے جائیں گے۔ اندرونی طور پر اپنی ناکامیوں کا دباؤ اتنی شدت اختیار کر جائے گا کہ قریب ہے کہ یہ دل پھٹ جائیں۔ واللہ علیم حکیم۔ پر تمہیں علم نہیں ہے اللہ جانتا ہے، اور

وہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی

ہے۔ باخبر بھی ہے اور اس کی در پردہ حکمتیں کارفرما ہوتی ہیں جو ظاہری آنکھ کو نظر نہیں آ رہی ہوتیں۔ اور اندرونی طور پر وہ نئے نئے کام دکھا رہی ہوتی ہیں۔ ان حالات پر اگر غور کیا جائے جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں تو مومن کے لئے اس میں عظیم الشان خوشخبریاں ہیں۔ اور بیک وقت اس میں تسکین کے سامان ہیں۔ جبکہ بظاہر مومن کے لئے اندھیرا ہے اور اس کے مخالف کے لئے روشنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لئے اندھیرے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ تم خدا کے نور میں چلنے والے لوگ ہو۔ خدا کی رحمتوں کا سایہ تمہارے اوپر ہے۔ تم اپنے دلوں کو دیکھو کہ ہر روز اس پر خدا کی رحمتیں تقویٰ کی صورت میں اور طہارت اور پاکیزگی کی صورت میں نازل ہوتی ہیں۔ تم نئے نئے روحانی سفر کر رہے ہو۔ نئی روحانی فضاؤں میں پرواز کرنے لگے ہو۔ اگر تم ذرا سا بھی غور کرو تو تم جان لو گے کہ اس میں تمہاری کوشش کا دخل کوئی نہیں ہے۔ محض خدا کا فضل ہے جو تم پر نازل ہو رہا ہے۔ اس کے بعد تمہارے لئے مایوسی کی کونسی گنجائش ہے؟ اور جن کو تم خوش سمجھ رہے ہو، جن کو تم فخر کرتا ہوا دیکھتے ہو ان کے دل کی حالت ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ان کا یہ حال ہے اور دن بدن وہ اپنی تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

گزشتہ سال کے حالات اور واقعات کا جائزہ لیا جائے تو ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جہت سے ہر سمت میں جماعت احمدیہ کا قدم آگے بڑھایا ہے۔ کوئی ایک بھی شعبۂ زندگی نہیں ہے جس میں جماعت احمدیہ نے گزشتہ سال نمایاں ترقی نہ کی ہو۔ کوئی ایک بھی ملک ایسا نہیں ہے جس میں جماعت احمدیہ نے نمایاں ترقی نہ کی ہو۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں جماعت کی ہر آزادی پہ پہرے بٹھا دیئے گئے ہیں وہاں بھی جماعت کی ہر تحریک نشو و نما پا رہی ہے۔ اور پہلے سے آگے بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ

وقف جدید

بھی ایک ان غریبانہ تحریکوں میں سے ہے جو جماعت احمدیہ نے اسلام کے احیاء نو کی خاطر جاری کی۔ اور دیہاتی جماعتوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی خاطر مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کی بنیاد رکھی۔ چنانچہ ایک بہت ہی غریبانہ اور درویشانہ سی جماعت ہے جس کا بہت معمولی بجٹ ہے۔ لیکن گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جہاں باقی انجمنوں نے ترقی کی وہاں خدا تعالیٰ نے اس غریبانہ انجمن کو بھی نمایاں ترقی کی توفیق بخشی۔ اور بجٹ توقع سے بہت بڑھ کر پورا ہوا۔ بلکہ عملاً جہاں تک مجھے یاد ہے دو یا تین لاکھ روپے کا زائد بجٹ ہوا۔ جو پہلے سات لاکھ ہوا کرتا تھا وہ دس لاکھ تک پہنچ گیا۔ اور نسبت کے لحاظ سے ایک بہت نمایاں ترقی ہے۔ اور اس دفعہ کا بجٹ انہوں نے گیارہ لاکھ سے زائد رکھا تھا۔ غالباً تیرہ لاکھ کے قریب۔ اور جو رپورٹیں آ رہی ہیں وہ خدا کے فضل سے بہت خوش کن ہیں کہ یہ بجٹ بھی حسب سابق توقع سے بڑھ کر پورا ہو گا۔

تعجب ہوتا ہے کہ ایک طرف تو دشمن جماعت کی آمد کے ذرائع پہ ہاتھ ڈال رہا ہے۔ نوکریوں سے برطرف کئے جا رہے ہیں لوگ۔ تجارتوں میں رخنے ڈالے جا رہے ہیں۔ انکم ٹیکس کے جھوٹے مقدمے بنائے جا رہے ہیں۔ کوئی ایک بھی پہلو ایسا نہیں جس سے جماعت کو تنگ نہ کیا جا رہا ہو۔ اور جماعت کی اقتصادی حیثیت کو نقصان نہ پہنچایا جا رہا ہو۔ اور اس کے باوجود ہر جہت میں خدا کی راہ میں جماعت مالی قربانی میں آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ اور جہاں تک وقف جدید کے کاموں کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اس پاک تبدیلی میں جو دیہات میں نظر آتی ہے ان کارکنوں کی دعاؤں کا بھی دخل ہے ان کی محنتوں کا بھی اس لحاظ سے دخل ہے کہ نہایت غریبانہ گزاروں میں رہ کر بھی یہ بچوں کو قرآن پڑھاتے، نمازوں کی طرف توجہ دلاتے اور بڑی محنت کے ساتھ بڑے مشکل حالات میں صبر و شکر کے ساتھ گزارہ کر رہے ہیں۔

تو اللہ تعالیٰ اس تحریک کو اور بھی ترقی دے۔ چونکہ ہمیشہ یہی دستور رہا ہے کہ جلسہ سالانہ کی ۲۸ ویں تاریخ کو یا نئے سال کے پہلے جمعہ کو وقف جدید کے

نئے سال کے آغاز کا اعلان

کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس جمعہ کو وقف جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اور دعا کی تحریک کرتا ہوں جماعت کو، یہ دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے اس تحریک کو بھی غیر معمولی نشو و نما عطا فرماتا رہے۔ اور وہ عظیم الشان کام جو خدا تعالیٰ نے ان عاجز بندوں کے سپرد فرمائے ہیں۔ ان میں اس تحریک کے کارندے بھی حتی المقدور کوشش کرتے رہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ سب کو نئے سال کی مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ اور نئے سال کی مبارکباد کے طور پر

کچھ اچھی خبریں

بھی آپ کو سناتا ہوں۔ جو پاکستان سے باہر سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ اور پاکستان کے اندر سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔

جہاں تک جماعت کے اوپر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا تعلق ہے ان کا تو شمار ممکن نہیں ہے۔ اور جتنے شعبے جماعت کے کام کر رہے ہیں ان سب کا ذکر کر کے اگر خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو سمیٹنے کی کوشش کی جائے تو وہ بھی ایک خطبہ جمعہ میں تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اس سے پہلے جب جلسہ سالانہ کی اجازت ہوتی تھی تو دوسرے دن کی تقریر میں جماعت احمدیہ کی مختلف جہت میں ترقیات کا ذکر ہوا کرتا تھا۔ اور اس میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ انتہائی کوشش کے باوجود بھی پچھلے دو سالوں کا تجربہ تو یہ ہے کہ کبھی بھی پورے واقعات نوٹس (NOTES) کے مطابق بیان نہیں کر سکا۔ اور حالانکہ دو تین گھنٹوں کی کھلی تقریر ہوتی ہے۔ بڑھایا بھی جا سکتا ہے۔ لیکن بار بار نوٹس چھوڑ کر بعض جگہوں سے آگے گزر کے جلدی میں ہی باتیں بیان کرنی پڑتی تھیں۔ تاکہ کچھ اور اہم نکتے جو بعد میں آنے ہوتے ہیں وہ رہ نہ جائیں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ ایک جمعہ کے محدود عرصہ میں میں یہ ساری باتیں بیان کر سکوں۔ لیکن بعض پہلوؤں سے میں نے چند چیزیں صرف اخذ کی ہیں۔ تاکہ جماعت احمدیہ کو جو شوق

"میری ہر شے میں ناکامی کا خمیر نہیں!"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام)
منجانب دعا:۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ سی روڈ۔ ٹائمز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز
NO. 75, FARAH COMMERCIAL
COMPLEX, J.C. ROAD, BANGALORE
PHONE:- 228666. PIN:- 560002

ہے ہمیشہ [...] خوشخبریاں سُنتے رہو گا۔ اللہ تعالیٰ اُن کے دل راضی کرے اور اُن کو بتائے کہ یہ جو گزشتہ سال گزرا ہے یہ کسی لحاظ سے بھی پہلے سالوں سے کم نہیں آیا۔ بلکہ بہت ہی زیادہ برکتیں لے کے آیا ہے۔

سب سے پہلی بات

تو یہ ہے کہ تبلیغ کے معاملے میں جماعت میں ایک عظیم الشان ولولہ پیدا ہو گیا ہے پچھلے سال اور کوئی ایک بھی ملک ایسا نہیں ہے جہاں نئے نئے داعی الی اللہ پیدا نہیں ہو رہے ہوں۔ اور کثرت کے ساتھ اُن کی کوششوں کو پھل لگنے لگے ہیں۔ نئی نئی جماعتیں خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔ نئے نئے ملکوں میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کا پودا لگایا ہے۔ اور بعض ملکوں میں تو جماعتوں کے طور پر جس کو فوج در فوج کہتے ہیں اس طرح لوگ داخل ہوئے ہیں۔ اور چونکہ یہ صورتحال یعنی تبلیغ میں ایک نیا ولولہ اور نیا جوش ساری دُنیا میں نمایاں ہے اس لئے کسی ایک ملک کا نام تو نہیں لیا جا سکتا لیکن آپ چونکہ یورپ کے رہنے والے ہیں اس لئے آپ کو آپ کے ملکوں سے متعلق میں بتاتا ہوں۔ کیونکہ آپ میرے اوّلین مخاطب ہیں۔ کہ انگلستان میں بھی یہ پاک تبدیلی بڑے نمایاں طور پر سامنے آ رہی ہے۔ اور یورپ کے دیگر ممالک میں بھی میرا یہ ارادہ تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کوشش کروں کہ ہر جہت سے گزشتہ سالوں کے مقابل پر اس سال دس گنا زیادہ تبلیغ کی رفتار ہو جائے۔ تو جہاں تک یورپ کا تعلق ہے وہاں تو اللہ تعالیٰ نے بفضلہ پوری طرح حساب سے بھی بڑھ کر عطا فرما دیا۔ انگلستان میں بھی

گزشتہ سال کی نسبت دس گُنا سے زیادہ تبلیغ میں اضافہ

معلوم ہوا۔ اور جرمنی میں بھی گزشتہ سال کے مقابل پر دس گنا زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اور دیگر ملکوں کی تمام تفاصیل تو میرے سامنے نہیں ہیں لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے میں ابھی یورپ کے سفر سے بھی آیا ہوں۔ حیرت انگیز طور پر نوجوانوں میں تبلیغ کی لگن اور جوش ہے۔ اور طبیعتیں مائل ہو رہی ہیں اس طرف۔ اس لئے میں خدا کے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ یہ جس کام کی بنیاد پڑ گئی ہے کہ ہر احمدی تبلیغ کرے اس کے نتائج اب انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح نہیں آگے بڑھیں گے کہ ایک سے دو ہو جائیں اور دو سے تین اور تین سے چار۔ بلکہ جیسا کہ میری دلی تمنا ہے اور دُعا ہے یہ آپس میں ضرب کھانے لگ جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ دو سے چار اور چار سے آٹھ اور آٹھ سے سولہ۔ اس رفتار سے بھی آگے بڑھنا ہے اور اس کے بغیر ہمارا چارا نہیں ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ رفتار خواہ کتنی بھی تیز ہو، رفتار وار کے ذریعہ دُنیا میں انقلاب برپا نہیں ہوا کرتے۔ EXTRARATION کے ذریعہ انقلاب برپا ہوا کرتے ہیں۔ EXTRARATION کہتے ہیں ترقی پذیر رفتار کو۔ یعنی آج اگر دس میل کی رفتار سے آپ چل رہے ہیں تو کل دس میل کی رفتار سے نہیں بلکہ گزشتہ دس میل جمع اور دس میل۔ یعنی بیس میل کی رفتار سے آپ چل رہے ہوں۔ اور اُس سے اگلے سال بیس میل کی رفتار سے نہیں چلیں بلکہ بیس جمع دس میل اور۔ تو اس تدریجی رفتار کو انگریزی میں EXTRARATION کہتے ہیں۔ اور دُنیا میں جتنا بھی کارخانۂ قدرت چل رہا ہے اس کی بنیاد خدا تعالیٰ نے EXTRARATION پر رکھی ہے۔ کیونکہ بنیادی طور پر آخری انرجی کی جو صورت ہے وہ GRAVI-TATION ہے۔ یعنی زمین کی قوتِ جاذبہ یا مادے کی قوتِ جاذبہ۔ اس کے نتیجے میں جس کو کششِ ثقل بھی کہا جاتا ہے اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ EXTRARATION پیدا کرتا ہے۔ اور جتنی انرجیز کی مختلف شکلیں ہیں خواہ وہ بجلی ہو یا مقناطیس ہو یا کوئی اور شکل ہو۔ وہ بالآخر اس آخری شکل کی مرہونِ منت ہیں۔ اور اسی کی مختلف بدلی ہوئی صورتیں ہیں دراصل۔ تو جب خدا تعالیٰ نے اپنے نقشے کی بنیاد EXTRARATION پر رکھی ہے اور ہمیں متوجہ فرمایا ہے کہ

تم قانونِ قدرت پر غور کرو

اور اس سے ہدایت پکڑو۔ اور میری سنت کے راز معلوم کرو اور میرے طریق سیکھو تو روحانی دُنیا میں بھی عظیم الشان تخلیقات کے لئے نئے نئے کارخانے جاری کرنے کے لئے لازم ہے کہ ہم خدا کی اس جاری کردہ سنت پر [...] اور [...]

اپنائیں۔!!

پس آئندہ سال کے لئے اگر یہاں انگلستان میں مثلاً ایک سال میں ساٹھ ہوں اور جیسے جرمنی میں ایک سو دس یا ایک سو بیس اور ہو جائیں تو یہ تو اسٹیگنیشن STAGNATION کی علامت ہوگی۔ ایک مقام پر ٹھہر جانے والی بات ہے۔ اگر دس داعی الی اللہ یہاں پیدا ہوئے تھے تو اگلے سال کم از کم بیس ہونے چاہئیں۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ اور جرمنی میں اگر پچاس پیدا ہوئے تھے تو اگلے سال سَو یا اس سے بھی زیادہ ہونے چاہئیں۔ اسی طرح باقی ملکوں کو بھی میں یہ پیغام دیتا ہوں کہ نئے سال میں یہ دُعا کریں اپنے رب سے کہ اے خدا! تو نے محض اپنے فضل سے ہمیں جو تیز رفتاری بخشی ہے اس تیز رفتاری کو EXTRARATION میں تبدیل فرما دے۔ ہمارے ہر کام میں غیر معمولی سُرعت ہی نہ ہو بلکہ

بڑھتی رہنے والی سُرعت

عطا ہو ہمیں۔ دُنیا ہر سال ہمیں ایک نئے دور میں داخل ہوتا دیکھے۔ تیز رفتاری میں قدم بڑھانے کی مزید توانائی ہمیں نصیب ہو۔ اور تیز رفتاری کے لئے نئے نئے پر ہمیں عطا ہوتے رہیں۔ ان دُعاؤں کے ساتھ ہمیں نئے سال کا آغاز کرنا چاہئیے۔

جہاں تک اس تبلیغ کے نتائج کا تعلق ہے اور روحانی طور پر جو اللہ تعالیٰ نے نفوذ عطا فرمایا ہے اور اپنی رضا بخشی ہے ہمیں۔ اس کا تعلق ہے اس کے نتیجے میں ظاہری لحاظ سے کچھ مشکلات بھی دکھائی دیتی ہیں۔ اور وہ مشکلات بھی دراصل اللہ کا فضل ہی ہیں۔ مشکلات یہ ہیں کہ وہ مساجد جو پہلے ہمارے لئے کافی ہوا کرتی تھیں اب کافی نہیں رہیں۔ کچھ نئے آنے والے آ رہے ہیں۔ کچھ پُرانے جو غافل تھے وہ بڑی تیزی کے ساتھ جماعت کی طرف دوبارہ پلٹ رہے ہیں۔ باہر جانے کی بجائے اُن کا اندر کی طرف رُخ ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہ مساجد جو گزشتہ دوروں میں مجھے کافی محسوس ہوتی تھیں اب تو بالکل اتنی چھوٹی دکھائی دیتی ہیں کہ حیرت ہے کہ ان سے ہمارے کام کیسے چل سکیں گے۔ چنانچہ میں نے تو دورہ یورپ میں مسجدوں کی تحریک کی تھی۔ لیکن

اب معلوم ہو رہا ہے

کہ وہ تو ابھی ایک لامتناہی سلسلہ چلنے والا ہے۔ چنانچہ انگلستان کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ نے آپ کو تو ایک بڑا مشن ہاؤس عطا فرما دیا۔ لیکن پھر بھی جو دوسری ضروریات ہیں وہ پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے یہاں ابھی ہمیں جگہ جگہ نئی جگہیں خریدنی پڑیں گی۔ اب اس کا ہم جائزہ لے رہے ہیں۔

ایک خوشخبری

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گلاسگو میں ہمیں ایک بہت عظیم الشان عمارت خریدنے کی توفیق مل گئی ہے۔ جو وہاں کی جماعت کا ہر حصہ سمجھتا ہے کہ ایک بہت دیر تک ہماری ضروریات پوری ہوتی رہیں گی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں وہ یہ بدظنی کر رہے ہیں اپنے رب پر۔ اگر بہت دیر تک اُن کی ضروریات پوری ہوتی رہیں گی تو پھر وہ بڑھ نہیں [...]

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶ اے خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۱۔۶۹

رہے۔ ... نے میری تو دعا ہے کہ کل ضروریات ان کی پوری نہ ہو سکیں۔ اتنی جلدی وہ پھیلیں اور نشوونما پائیں اور اس تیزی سے آگے قدم بڑھائیں کہ ہم دیکھتے رہ جائیں کہ یہ عمارت چھوٹی ہو گئی۔ اور جماعت اس سے بڑی ہو گئی۔ اس لئے اب گلاسگو کی جماعت کو میری خاص نصیحت یہ ہے کہ خدا کی اس نعمت کا شکر اس رنگ میں ادا کریں کہ اس عمارت کو بھرنے کی کوشش کریں جلد سے جلد۔ اور خدا کی رحمت پر توقع رکھیں کہ جب وہ بڑھیں گے تو خدا اور عمارتیں بھی عطا کر دے گا۔ خدا تعالیٰ نے اس لحاظ سے جماعت کو کبھی بھی محروم نہیں رکھا۔

جرمنی کا سفر میرا خصوصیت کے ساتھ اس لئے تھا کہ وہاں دوسرا یورپین مشن خریدنے کے لئے جائزہ لیا جائے۔ لیکن جہاں ہم

ہالینڈ

میں اترے وہاں کی مسجد دیکھ کر ہمیں تعجب ہوا کہ ہالینڈ کی مسجد بھی چھوٹی ہو گئی ہے۔ بہت سے لوگ جو پہلے تعلق نہیں رکھتے تھے وہ کثرت کے ساتھ تعلق رکھنے لگے۔ نئے نئے احمدی ان میں داخل ہوئے۔ اور اللہ کے فضل سے اب وہ جو پہلے بڑی کھلی جگہ دکھائی دیا کرتی تھی بالکل چھوٹی ہو کے رہ گئی ہے۔ چنانچہ وہاں بھی خدا تعالیٰ نے توفیق دی اگرچہ دو تین دن کا قیام تھا۔ لیکن جماعت نے بھی بڑی بھاگ دوڑ کی۔ نئی جگہیں تلاش کیں۔ اور اس جگہ کو بھی نئی وسعت دینے کے لئے آرکیٹیکٹ کو بلا کر ان کے ساتھ معاملات طے ہوئے۔ تو امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہالینڈ میں بھی دو طرح ہمارے مشن وسعت پذیر ہوں گے۔ ایک موجودہ عمارت کی توسیع کی جائے گی۔ اور دوسرے ایک نیا مشن وہاں قائم کرنا ہے انشاء اللہ۔

جب

جرمنی

پہنچے تو پتہ چلا کہ وہاں تو ہمبرگ میں بھی ضرورت ہے۔ وہاں کولن ایک جگہ ہے وہاں بھی ضرورت ہے۔ وہاں میونخ میں بھی ضرورت ہے۔ وہاں تو جماعتیں شور مچا رہی تھیں کہ ہماری ضرورتیں پوری کرو۔ آپ ایک مشن کی بات کر رہے ہیں، یہاں تو جگہ جگہ خدا کے فضل سے نئے مشنوں کے تقاضے کر رہے ہیں۔ چنانچہ یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ ایک تو بڑا مرکز قائم کیا جائے فرینکفرٹ کے قریب۔ اور وہاں ایک خدا کے فضل سے بہت اچھی باموقعہ جگہ پسند کر لی گئی ہے۔ اور NEGOCIATION کے لئے کہہ دیا ہے۔ بہرحال جو قیمت بھی طے ہو گی ہم انشاء اللہ دیں گے اس کی۔ اور ہمبرگ مشن کو بھی ہدایت کر دی گئی ہے۔ دو تین ان کی جو تجاویز تھیں وہ سامنے بھی آئیں۔ لیکن وہ بھی پوری نہیں تھیں۔ ... سے میں نے کہا تھا بڑی جگہ بنائیں۔ تو ان کے حوصلے کی جو چھلانگ تھی یہ اسی وجہ سے کہ شاید اگلی پانچ سال کی یا دس سال کی ضرورتیں ہماری پوری ہو جائیں گی۔ انہوں نے چھوٹی جگہ تجویز کر دی۔ ان سے میں نے کہا ہے کہ آپ گزشتہ ... کا پھل کھاتے رہے ہیں گزشتہ لوگوں کی محنت کا۔ اب ان کا شکریہ ادا کرنے کا تو یہ طریق ہے کہ آئندہ اولاد یہ کریں کہ گویا آئندہ بیس سال تیس سال کی ضروریات کے لئے آپ نے کشادہ جگہ لینی ہے۔ اور دعا یہ کریں کہ خدا کرے اگلے سال ہی ہمیں اور جگہ لینی پڑے۔ یہ ڈھنگ ہیں جو قدرت نے ہمیں سکھائے ہیں۔ اس طریق پر خدا تعالیٰ نے دنیا میں نشوونما فرمائی ہے۔ اور

یہ جاری قوانین ہیں اللہ تعالیٰ کے

جن کے نتیجہ میں تمام کائنات ترقی پذیر ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی اس جاری سنت کو دیکھ کر اس سے جب ہم زندہ رہنے کے اسلوب سیکھتے ہیں تو پھر یہی نتائج سامنے آتے ہیں جو میں آپ کے سامنے سنا رہا ہوں۔

سوئٹزرلینڈ گئے تو وہاں بھی جگہ بہت چھوٹی نظر آئی۔ اگرچہ وہاں بہت زیادہ ... ہے لیکن پھر بھی ہمیں جو ضروریات ... زیادہ تو بہرحال پوری کرنی ہیں ... سوئٹزرلینڈ میں انگلستان کے مقابل پر دس گنا سے بھی زیادہ قیمتیں ہیں ... بہرحال ایک جگہ تو ... کا ان کا مطالبہ تھا کہ ہمیں جلد لے کے دی جائے۔ ... میں نے کہا ہے کہ آپ ... تبلیغ میں چونکہ سست ہیں اس لئے ابھی آپ کا حق نہیں ہے۔ آپ پہلے اپنا ... قائم کریں۔ ... ایک جذبہ اور جوش پیدا ہو ... انشاء اللہ تعالیٰ ... ہم آپ کی ضرورت پوری کر دیں گے۔ لیکن ابھی ان کو ایک سال کی میں نے مہلت دی ہے۔ اس لئے فی الحال سوئٹزرلینڈ میں سوائے پرانے مشن کی کچھ توسیع کے اور کوئی پروگرام نہیں ہے۔

جب

فرانس

آئے تو معلوم ہوا کہ وہاں بھی جماعت میں ایک حیرت انگیز تبدیلی ہے۔ ہم تو سمجھا کرتے تھے کہ وہاں دس پندرہ کی ایک کمزور سی جماعت ہو گی۔ لیکن جب جمعہ پہ ہم اکٹھے ہوئے تو صرف مرد ہی بیٹھے (۶۵) تھے خدا کے فضل سے۔ اور عورتیں اس کے علاوہ بھی تھیں۔ اور جو خدمت کرنے والی خواتین تھیں جو سب کا خیال رکھ رہی تھیں، کھانا وغیرہ پکاتی تھیں اور ہر قسم کی خدمت کر رہی تھیں، ان میں ایک یورپین خاتون بھی تھیں۔ جو حیرت انگیز اخلاص سے دن رات محنت کر رہی تھیں وہاں۔ تو وہاں تو ایک بالکل نیا نقشہ نظر آیا جماعت کا۔ وہاں خدا کے فضل سے پیرس کے ایک بہت اچھے علاقے میں جو صاف ستھرا اور معاشرے کے لحاظ سے بھی صحت مند علاقہ ہے وہاں ایک بہت اچھا مشن خرید لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو یہ مبارک کرے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کی جو قانونی TRANSACTION ہے وہ بھی ایک دو مہینے کے اندر ہو جائے گی اللہ کے فضل سے۔ سودا ہو چکا ہے پختہ۔ رقم کا بھی ایک حصہ ادا کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرا موجود ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ بھی وہاں جائزہ لینے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔ تاکہ فرانس میں ایک نہیں بلکہ دو مشن قائم کئے جائیں۔ تو

جہاں تک بیرونی دنیا کا تعلق ہے

اخلاص کا حال دیکھیں۔ تبلیغ کا ذوق و شوق دیکھیں، عبادتوں کا شوق دیکھیں، نئے مشنز کا قیام دیکھیں، کس لحاظ سے یہ سال برا گزرا ہے؟ امر واقعہ یہ ہے کہ اتنے

غیر معمولی فضل

ہر سمت سے خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں کہ اس کا شکر ادا کرنے کی طاقت ہم نہیں رکھتے۔ یہ حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا کی رحمت کے سامنے سر جھکاتے ہوئے پرانے سال کی دہلیز سے گزریں۔ اور نئے سال میں داخل ہوں۔ اور خدا کی رحمت کے حضور یہ سر پھر بلند اٹھے نہ کبھی۔ کیونکہ جو خدا کے حضور شکرانے کے طور پر اپنے سر جھکاتے ہیں ان ہی کو ہمیشہ سربلندیاں عطا ہوا کرتی ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا کے فضلوں میں بھی اسی طرح EXTRARATION آئے گی انشاء اللہ جتنی آپ اپنی کوششوں میں EXTRARATION کریں گے۔ اللہ کی ہمیشہ سے یہ تقدیر جاری ہے کہ بندے کے تھوڑے کے مقابل پر اپنا بہت زیادہ ڈالتا ہے۔ ایک غریب آدمی کچھ تھوڑا سا جب پیش کیا کرتا ہے کسی امیر کو تو اتنا تو نہیں لوٹایا کرتا۔ اتنا تو اگر وہ لوٹائے تو بڑا ہی گھٹیا کام سمجھا جاتا ہے۔ بہت ہی حقیر بات سمجھی جاتی ہے۔ اللہ نے اپنے بندوں کو اگر یہ فطرت عطا فرمائی ہے تو آپ تصور نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ کا ردِ عمل کس قسم کا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے مختلف طریق پر ہمیں سمجھایا اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ آپ ایک معمولی سی حرکت کرتے ہیں، اس کو خدا تعالیٰ ایک لامتناہی حرکت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اتنے فضل جاری فرماتا ہے کہ اس کو آپ گن نہیں سکتے، ان کو آپ سمیٹ نہیں سکتے

جہاں تک پاکستان کے حالات کا تعلق ہے

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلْبَلَاءُ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

(ترجمہ)

بغیر سوچے سمجھے بولنے کی وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اُن بعض خطوں سے بھی یہاں آپ کے اندر روحانی تبدیلیاں ہو رہی ہیں یعنی اگر آپ غور کریں تو ان ساری تبدیلیوں کا منبع اور مرکز پاکستان میں پیدا ہونے والا گروہ ہے۔ اس لئے عصیان فکر ھُمْ اذا [illegible] وھو خیبو فہم کا ایک عجیب منظر ہے جو ہم دیکھ رہے ہیں۔

جس طرح تمام دُنیا کی توانائی جو اس نظام شمسی میں ہم دیکھتے ہیں، سورج سے نازل ہو رہی ہے۔ اسی طرح ہر قسم کی توانائی کے بعض مراکز ہوا کرتے ہیں۔ روحانی توانائی سارا دُنیا میں جماعت احمدیہ میں پھیل رہی ہے۔ اللہ کے فضل کے ساتھ اس وقت پاکستان کے احمدیوں کے دُکھوں میں ہے۔ دہلی، فرانس میں ایک فرانسیسی کے متوالی باشندے جو خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کیا جس کے نتیجے میں میں اُن کو بتا رہا تھا کہ اس دَور میں خدا تعالیٰ نے کس کس قسم کے فضل کئے ہیں۔ میں نمونے اُن کو بتا رہا تھا۔ ایک میں نے اُن کو یہ بتایا کہ بڑی کوششیں کی گئیں۔ کبھی خدام الاحمدیہ کی طرف سے کبھی انصار اللہ کی طرف سے مختلف نظاموں کی طرف سے لیکن کئی ایسے تھے بیچارے نوجوان جو قابو ہی نہیں آتے تھے تربیت کے لحاظ سے کبھی نماز کے قریب نہیں پھٹکا کرتے تھے۔ ہر قوم میں کمزور حصہ بھی ہے ہمارے اندر بھی کمزور تھے لیکن کوشش کے باوجود جو رکاوٹیں پہنچائی جاتی تھیں۔ میں نے اُن کو بتایا کہ اب یہ دیکھیں کہ کیسے ہم یہ کر سکتے تھے؟ ہمارا تو اختیار ہی نہیں تھا۔ ایسے ایسے نوجوان مجھے خط لکھتے ہیں، اور سینکڑوں کی تعداد میں بلکہ ہزاروں کے لگ بھگ اب تک خط ہو چکے ہوں گے ایسے جو انہوں نے یہ اطلاع دی ہے کہ ہم جو نماز کے قریب بھی نہیں پھٹکا کرتے تھے۔

ہم اب تہجد گزار ہو گئے ہیں

جب میں یہ واقعہ اُن کو بتا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے از دیادِ ایمان کا یہ سامان پیدا فرمایا کہ میرے پہلو پہ دائیں طرف جو نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ وہ ایکدم بولا یہ تو میں بھی اُن ہی میں سے ہوں۔ میرا بھی یہی حال ہے۔ اب اللہ کے فضل سے میں تہجد پڑھتا ہوں دین چندوں میں آگے آ گیا ہوں۔ نئی قربانیوں میں آگے ہوں۔ تبلیغ کا شوق مجھ میں پیدا ہو گیا ہے۔ حیران رہ گیا وہ نوجوان دوست فرانسیسی احمدی دیکھ کر کہ کس طرح خدا تعالیٰ فوراً گواہ بھی پیدا فرما دیتا ہے۔ اور پاکستان کے اندر جو تبدیلیاں ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ وہ اس توانائی کے مرکز کے قریب تر ہیں۔ وہاں کے لوگ ہیں۔ خطوں کی جو شدت وہ محسوس کرتے ہیں جو تکلیفات اُن کے دلوں پر پڑ رہی ہے آپ تو دور سے اس کا نظارہ کر کے اپنے اندر یہ تبدیلیاں محسوس کر رہے ہیں۔ تصور نہیں کر سکتے کہ اُن کے دلوں پر کیا گزر رہی ہے۔ اور کس طرح یہ آگ اُن کے قلبی جوہروں کو کندن بنا رہی جاری ہے۔ اور خدا کے فضل آسمان سے کثرت کے ساتھ مسلسل نازل ہو کر ہر جگہ اُن کے بڑھنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ صرف کردار ہی پاک تبدیلی نہیں ہے۔ بلکہ نشانات بھی اُن پر نازل ہو رہے ہیں، عزم کے نئے نئے پہاڑ سر کر رہے ہیں۔ اور ہر پہلو پر

خدا کی رحمت اور اُس کی رضا کی تجلیات

بھی دیکھ رہے ہیں۔ بے شمار ایسے واقعات ہیں جن میں سے کچھ میں بیان کر چکا ہوں سارے بیان کرنے تو بہرحال ممکن نہیں ہیں۔ لیکن چند میں نے آج کے خطبے کے لئے چُنے ہیں نمونتاً آپ کے سامنے رکھنے کے لئے

جہاں تک احمدی مردوں کے کردار کا تعلق ہے ہمارے وہاں ایک ایسے ضلع میں جہاں جہالت بہت زیادہ ہے۔ وہاں چند نوجوانوں کو بعض اس جرم میں پکڑا گیا کہ انہوں نے اذانیں دیں، یا انہوں نے السلام علیکم کہا، یا انہوں نے مسلمانوں کی طرح BEHAVE کیا، یا تبلیغ کی، یعنی وہاں کے جو جرائم کی اب یہ فہرست ہے پاکستان میں قتل و غارت، زنا، بدکاریاں، ظلم، سفاکی، آنکھیں نکال دینا، اعضاء کاٹ دینا، حرموں کے ساتھ ناشرمانہ حرکات، یہ تو اب ادنیٰ ادنیٰ باتیں ہو گئی ہیں۔ بڑے جرائم جو پاکستان کی کورٹس میں اس وقت نمایاں حیثیت اختیار کر گئے ہیں۔ جن کے متعلق مارشل لاء آرڈیننس نازل ہو رہے ہیں۔ زمانہ جن کے متعلق گورنروں کے احکام جاری ہو رہے ہیں کہ خبردار ایسے سنگین جرائم کو کبھی معاف نہیں کرنا۔ بیچارے یہ احمدی اُن جرائم کے مرتکب ہو گئے۔ خدا کا نام لے رہے تھے کلمہ کہہ رہے، اپنے دشمنوں کو السلام علیکم کہہ رہے تھے۔ اور اُن کے لئے دُعائیں کر رہے تھے اور مسلمانوں کی طرح BEHAVE کر رہے تھے۔ اور جرم کیسے معاف ہو سکتے تھے [illegible] جیل میں بھیج دیا گیا اور ایک عمر قید یہ حالت جس کا ذکر [illegible] کروں گا۔ اسی وقت میں پیدا ہوا کہ جن کو جیل میں بھیجا گیا تو تنہا نہیں جا رہا تھا

کردار میں ایک پاک تبدیلی

آگے وہ لکھتے ہیں کہ ہمارے [illegible] اور [illegible] خدا کی خاطر قید ہونے پر کہ اندر [illegible] [illegible] تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہو گئیں۔ اُن [illegible] عزت اور احترام کے ساتھ اُن کے ساتھ سلوک کرنا شروع [illegible] خدا تعالیٰ نے بعض ایسی روحانی تبدیلیاں پیدا کیں کہ اگر یہ واقعات نہ ہوتے تو ان احمدیوں سے اتنا قریب کا اُن کو واسطہ پڑتا تو بدقسمتی سے شاید اسی حالت کی موت ہی مر جاتے۔

چنانچہ ایک صاحب نے خود [illegible] کو دیکھتے تھے وہ ایک ساٹھ سال عمر کو پہنچے ہوئے صاحب تھے [illegible] سے کار [illegible] میں مقدمہ چل رہا تھا۔ اور [illegible] سال [illegible] جیل میں [illegible] ان [illegible] کی صحبت کے نتیجے میں [illegible] گزار اور اس نے بتایا کہ [illegible] بہت دُعا کی اپیل بھی [illegible] بہت اچھے بندے نظر آ رہے ہیں۔ اگر یہ حق پر ہیں اور واقعتاً تیرا ان سے تعلق ہے تو۔

مجھے بھی ایک نشان دکھا

کہ یہ دو بیچارے جو قید میں [illegible] دو [illegible] انسان بھی [illegible] اور [illegible] قریب بیٹھے ہیں ماتھ وہ دُعا کر کے سو گئے اور صبح سات بجے پانچ بجے اٹھ کر انہوں نے خبر دی کہ آج تم آزاد ہو جاؤ گے۔ اور کہا بیٹا آج دن جیل کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ جیل سے باہر جا رہے تھے۔ اور یہ [illegible] وہ بھی احمدی تھا ساتھ اُس نے کہا کہ میں اُن کے پاس [illegible] عجیب بات ہے آج رات مجھے خدا تعالیٰ نے [illegible] خبر دے دی تھی کہ یہ دیوار [illegible] کو قبول کر لیا ہے [illegible] نشان دیکھ کر چپ ہو گئے کامل یقین تھا۔ اور میں نے جو [illegible] پانچ بجے جا کے خبر دی تو اطلاع کی گئی [illegible] نہیں دن تک۔ تو یہ [illegible] کا جو قیدی تھا [illegible] چھوڑا گیا [illegible] والے [illegible] کے [illegible] عظیم روحانی انقلاب جو برپا ہو رہا ہے اس ملک میں۔

یہ صاحب جو اس قید میں تھے [illegible] کہ ہم چار بھائی ہیں ایک چھوٹا ہے اور تین بالغ اور تینوں بھائیوں کی اس قسم کے الزامات کے نتیجے میں جیل میں بھیج دیا گیا اور ماں کو ایک [illegible] ساتھ جیل میں بھیج دیا گیا۔ [illegible] بھائیوں کو چنانچہ وہ [illegible] گھر اس طرح خالی ہو گیا کہ سوائے ایک ماں کے اور ایک نابالغ بچے کے گھر میں اور کوئی نہیں رہا۔ کوئی مرد ایسا نہیں تھا جو اُن کی دیکھ بھال کر سکے [illegible] خدا تعالیٰ نے آخری نجات بخشی قید سے [illegible] گھر میں داخل ہوئے تو ماں کو پتہ نہیں کس حال میں دیکھیں گے۔ جب گھر گئے تو دیکھا [illegible] سے بھی زیادہ خوش تھی۔ اور بڑی اچھی صحت اور بڑے حوصلہ میں تھی تو کہتے ہیں میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ یہ کیا میں دیکھ رہا ہوں۔ تین جوان بیٹے تو جیل چلے گئے [illegible] قید ہو گیا اور تیرے چہرے پر اس کا کوئی نہیں۔ یہ عجیب ماں ہے تو اُس نے کہا بیٹا تجھے نہیں پتہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ سب تمہیں پکڑ کے لے گئے تو وہ رات ایک ایسی دردناک اضطراب کی رات تھی اس کا پہلا حصہ کہ تم تصور نہیں کر سکتے۔ درد کے ہیں جاگ رہی تھی۔ گریہ وزاری کر رہی تھی واویلا کر رہی تھی کہ کیا ہو گیا اس گھر کے ساتھ اُسی طرح روتے روتے

میری آنکھ لگ گئی تو خواب میں اللہ تعالیٰ نے ایک بزرگ صورت انسان کو بھجوایا اور اُس نے پیار اور دلداری کا سلوک نہیں کیا، اُس نے آتے ہی مجھے بڑی سختی سے ڈانٹا کہ اے عورت! تو کیا کر رہی ہے؟ خبردار جو آئندہ ایک بھی آنسو بہایا۔

تو مجاہدوں کی ماں ہے

اور تیرے ساتھ خدا ہے۔ پھر یہ حرکتیں؟ کہتی ہیں یہ خواب نہیں تھی کوئی الٰہی طاقت تھی جس نے دل پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد ایک لمحہ کے لئے بھی مجھ پر نہ اداسی آئی نہ خوف پاس پھٹکا۔ میں تو مزے کی زندگی گزار رہی ہوں، تم مجھے کس حال میں دیکھنا چاہتے ہو۔

تو جن کے مردوں کا یہ حال ہے اور خدا ان کے لئے رحمت کے نشان دکھا رہا ہو جن کی عورتوں کا یہ حال ہو۔ اور خدا اس طرح اُن کے لئے رحمت کے نشان دکھا رہا ہو۔ اُن کا کون نقصان کا سودا ہے؟ اور بچوں کا حال بھی کسی سے پیچھے نہیں رہا۔ اُن کے اندر بھی عجیب و غریب معصوم تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور اُن میں بھی نہ ماں باپ کا دخل ہے نہ ہمارا، آپ کا، کسی تنظیم کی کوشش کا دخل نہیں، محض خدا کے فضل سے اُن کے ذہنوں پر بھی تصرف چل رہا ہے اور خدا کی رضا نازل ہو رہی ہے۔

ایک احمدی ماں نے اپنے

بچوں کی کھیلوں کا قصہ

سنایا۔ اور مجھے بڑا لطف آیا۔ میں نے کہا دیکھو ہمارے بچوں کی کھیلیں بھی باقی سب بچوں سے مختلف ہو گئی ہیں۔ ایک اُن کے بچے کہتی ہیں کہ وہ کھیل رہے تھے تو قافلہ بنایا ہوا تھا جمعہ کے لئے کاروں کا قافلہ جس طرح جایا کرتا تھا اور سارے مستعد ہو کے بیٹھے انتظار کر رہے تھے کہ کب جمعہ سے خطبہ کا وقت آئے اور پھر اذان کی آواز بلند ہو۔ اتنا اثر تھا کہ دیکھا اُن کے چہروں پر کہ میں کہتی ہوں کہ بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اتنی سنجیدگی تھی اتنا احترام تھا کہ میں حیران تھی کہ اللہ نے ان بچوں کو کیا کر دیا ہے؟ بیٹی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی ہم سے گڑیاں پٹولے لے کر بلا کے۔ اچانک مجھے کچھ خیال آیا۔ تین سال کی عمر کی بچی ہے چھوٹی سی، اُس نے کہا ٹھہر جاؤ اب ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ابتلا دور کرے اور فتوحات نازل فرمائے ہمارا امام واپس آ جائے۔ اور اُس چھوٹی سی بچی نے ہاتھ اٹھائے دعا کیلئے اور ساری بچیوں نے دعائیں شروع کر دیں۔ وہ عورت کہتی ہیں کہ میں حیران تھی کہ اس گھر میں کیا واقعہ ہو رہا ہے میں نے نہیں سکھایا، میرے خاوند نے نہیں سکھایا۔

یہ آسمان سے ہی کچھ تربیت ہو رہی ہے

اور کہتی ہیں کہ مجھ سے برداشت نہیں ہوا، میں روتے روتے جا کے اپنے رب کے حضور سجدے میں گر گئی کہ اے اللہ! تیری کیسی فضلوں کی بارش ہو رہی ہے۔ ہم میں کہاں طاقت تھی کہ ہم ان بچوں کی اس طرح تربیت کر سکیں، اُن کے دل میں تُو گھس گیا ہے۔ تُو بیٹھ گیا ہے اُن کے سینوں میں اور تُو اپنے فضل سے خود اُن کی تربیت کر رہا ہے۔

چنانچہ ایک [illegible] کا ایک عجیب واقعہ ہے اور اُس کے ساتھ بھی ایک عظیم رحمت کا نشان وابستہ ہے۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے محض احمدیت کی بنا پر گھر کے مالک نے نکلنے کا نوٹس دے دیا اور بہت منتیں کیں اور سمجھایا مگر وہ کسی طرح مانا نہیں۔ اور جب گھر تلاش کئے تو کوئی گھر نہیں ملتا تھا۔ تو ایک دن میں نے اپنے بچوں کو اکٹھا کیا اور اُن سے کہا کہ دیکھو ہمیں یہ کہتے ہیں کہ تم احمدیت کو چھوڑ دو۔ تو ہم تمہیں اچھے مکان دیں گے تمہیں مدد کریں گے اور اگر نہیں تو پھر جھونپڑوں میں جا کے رہو۔ تمہارے لئے گھروں میں کوئی جگہ نہیں۔ کہتے ہیں میں نے بڑی سنجیدگی سے بچوں کو مخاطب کر کے ان سے پھر یہ سوال کیا اب بچو! تم پر چھوڑتا ہوں کہ تم فیصلہ کرو کہ احمدیت کو چھوڑ کر اچھے محل چاہئیں یا تم میرے ساتھ اور اپنی ماں کے ساتھ جھونپڑیوں میں رہنا پسند کرو گے۔ کہتے ہیں ابھی منہ سے بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ بچے یک زبان اُٹھے ہم جھونپڑیوں میں رہیں گے، خدا کی قسم ہم جھونپڑیوں میں رہیں گے۔

ہم احمدیت کو کبھی نہیں چھوڑیں گے

کہتے ہیں اس وقت مجھے خدا نے ایسا دل میں یقین پیدا کر دیا کہ میں اُن کی ماں کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ سارا مکان کا فکر تمہارا ختم ہو گیا۔ آج ان بچوں کے دلوں نے ایک فیصلہ کیا ہے جسے آسمان نے قبول کر لیا ہے اور تم دیکھنا کہ خدا ان کو کبھی جھونپڑوں میں نہیں جانے دے گا۔

اُس کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ وہ واقعہ خود اپنی ذات میں ایک نشان ہے۔ اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ پھر مکان کا ملنا کوئی حادثاتی چیز نہیں تھی بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کے تصرف کے نتیجہ میں ایک امتحان پر پورا اترتے ہوئے اُن کو وہ مکان ملا۔ کہتے ہیں ایک دو دن کے اندر اندر ہمارے ہمسائے کی ایک عزیزہ کا ایک بچہ کھو گیا اور اُس کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی وہ بہت گھبرائی ہوئی اور عجیب روتی ہوئی اور گریہ و زاری کی بڑی سخت پریشان تھی۔ چنانچہ انہوں نے اس کو کہا کہ تمہیں میں ایک ترکیب بتاتا ہوں جو مجرب ہے جب مشکل پڑتی ہے ہم آپ خلیفہ وقت کو دعا کے لئے خط لکھتے ہیں، خود بھی دعا کرتے ہیں اور وہاں سے بھی دعا کی امید رکھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ بسا اوقات ہمارے مشکل کام نکال دیتا ہے۔ تمہیں یقین تو نہیں ہے۔ لیکن تجربہ کر کے دیکھ لو۔ میں منت کرتا ہوں۔ تم تو ہمارا [illegible] ہے مجھے تکلیف ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اتنی سنجیدگی سے اُس سے کہا کہ اس عورت کے دل میں یقین آ گیا اور اُس نے کہا ٹھیک ہے خط لکھو اور میں دستخط کرتی ہوں وہ خط لکھا دستخط کئے۔ لیکن اس دن ڈاک نکل چکی تھی ڈاک میں نہیں ڈال سکے۔ دوسرے دن بارہ ایک بجے کے قریب انہوں نے [illegible] بھجوایا۔ اور کہتے ہیں کہ مجھے یقین تھا کہ دعا تو اللہ نے قبول کر لی ہے اُس کے لئے [illegible] کیا۔ اس لئے خط اب چلا گیا ہے تو ضرور خدا کوئی

رحمت کا نشان

دکھائے گا۔ اور ڈیڑھ گھنٹے کے اندر اندر اُسی گھر سے فون پر اطلاع آئی کہ ہمارا بچہ مل گیا ہے خدا کے فضل سے فلاں خیریت سے اور اب دیکھا اس کا نتیجہ کہ بچہ تو آ گیا اُن کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنے قرب کا نشان دکھایا جماعت کے لئے۔ لیکن اُن کے والد جو باہر رہتے تھے کسی جگہ اُن کا اُس جگہ سے اطمینان اٹھ گیا۔ اور انہوں نے وہاں سے آرڈر دیا کہ فوراً یہ گھر خالی کر دو۔ اور میرے پاس آ کے کہتے ہیں تمہیں یہاں نہیں چھوڑ سکتا۔ اور وہ چابی لے کر ان کے پاس آ گئی کہ یہ مکان آپ نے رکھنا ہے تو آپ رکھ لیں۔ اور وہ مکان اتنا عمدہ اور کھلا تھا کہ [illegible] نہیں بلکہ اس میں ایک اور عجیب واقعہ ہوا۔ کہ ان کی بچی نے بعد میں جب اُن کو جھونپڑے والی بات بتائی تو اُن کی بچی چھوٹی سی بچی ہے توتلی زبان میں بولتی ہے۔ اُس نے یہ دعا کی کہ اے خدا مجھے کوٹھے والا مکان دے جس کے کوٹھے پر صحن ہو۔ اس طرح چار صحن ہوں [illegible] اور دو اوپر اس قسم کا کوئی نقشہ اُس نے بنا کے دیا تھا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم اس گھر میں داخل ہوئے تو حیران رہ گئے یہ دیکھ کے اور میری اور میری بیوی کی تو خدا کے حضور جذبہ تشکر اور حمد سے روتے ہوئے چیخیں نکل گئیں کہ بعینہ جن نقشوں میں بیٹی دعا مانگ رہی تھی۔ اسی طرح بالکل اُسی نقشے کا مکان اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرما دیا۔

تو جماعت احمدیہ تو

خدا کے فضلوں کے سائے تلے آگے بڑھنے والی جماعت

ہے۔ ایک جگہ تم ظلم کا سایہ ڈالتے ہو تو چاروں طرف اللہ کی رحمت کا سایہ روشنی کر دیتا ہے ہمارے لئے۔ ایک جگہ تم آگ بھڑکاتے ہو اور ہر طرف خدا کی رضا کی جنتیں ہمیں عطا ہونے لگتی ہیں۔ تمہاری تلواروں کے سائے کے نیچے بھی ہمارے لئے تسکین قلب رکھ دی گئی ہے۔ تم کون ہوتے ہو ہمیں مٹانے والے؟ تمہاری حیثیت کیا ہے؟ خدا کے کاروبار تو کبھی بندوں سے رُکے نہیں ہیں نہ رُک سکتے ہیں۔ ایک طرف جماعت احمدیہ ہے کہ جس کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور ہمارا [illegible] جماعت کو کہ آج جماعت اُس دور میں داخل ہوئی ہے کہ واقعتاً ان الفاظ کو پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو دیکھ کر اپنے سامنے رکھ کر یہ الفاظ فرمائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو، اور اپنی زندگی اپنا آرام اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو“

کیسا سچا اور پاکیزہ کلام ہے؟

کیسا محبت میں ڈوبا ہوا ہے؟ اور آج جماعت احمدیہ کے افراد کے اوپر کس شان کے

ساتھ یہ پورا ہو رہا ہے ...... نصر من اللہ ایک ایسا اچھا نقشہ ہے خدا تعالیٰ کی رحمت جو تم پہ ہے اسکی وجہ سے تم (؟) داخل ہو اس کی وجہ سے تمھیں یہ قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے۔

"اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسکو قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے۔ لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پہ اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔ میرا دوست کون ہے؟ اور میرا عزیز کون ہے؟ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے؟ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے۔ وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائیگا۔ اس زمانہ کے لئے حصن حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے۔ اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی"

پھر فرماتے ہیں:—

"اے اسلام کے عزیزو! اور اولوالعزم مومنوں کے آثار باقیہ ہو اور نیک لوگوں کی ذریت ہو۔ انکار اور بدظنی کی طرف جلدی مت کرو اور اس خوفناک وبا سے ڈرو جو تمہارے اردگرد پھیل رہی ہے" یہ سب بالکل یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس پاک زمانے کی آج خواہش کر کے اُن کے منتظر(؟) کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن بہرحال ہم نے تو ہمیشہ دیکھا اور اسی دور میں پہلے سے زیادہ بڑھ کر دیکھا کہ

ہر مشکل مصیبت اور ہر آفت کے وقت

جماعت نے اپنے دلوں کو تقویت دی ثابت قدم ہیں ترقی کی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر بلا سے محفوظ رکھا اور ہر روک ہمارے لئے سیڑھی بن گئی اور ہمارے قدم پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھتے رہے جہاں تک ... مخالفین کا تعلق ہے اُن کو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان میں مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ:—

"آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں"

روک سکتے ہو تو روک کے دیکھو تو تمہاری کچھ پیش نہیں جائے گی وہ سعید روحیں جو خدا نے ... جیسے اس کے فرشتوں کی تحریک ہر جانب کو ... ہو رہی ہیں۔ اور پہلے سے بڑھ کر مائل ہو رہی ہیں وہ جوق در جوق اس راہ پر آتی چلی جائیں گی۔ اور کوئی نہیں ہے جو ان کے قدم روک سکے

"اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں۔ وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو ناخنوں تک زور لگاؤ اور پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو"

خدا کی قسم تم کچھ بھی جماعت احمدیہ کا نہیں بگاڑ سکتے۔ تمہاری نسلیں ہماری مخالفتوں پہ ایک دوسرے کے اجداد کی ... مرتی رہیں گی۔ لیکن جماعت احمدیہ ہمیشہ اللہ کے فضلوں اور رحمتوں کے ساتھ ہی آگے سے آگے، آگے سے آگے، آگے سے آگے بڑھتی رہے گی۔

کلمہ طیبہ کو مٹانے کی ناپاک سازش!!

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سب سے پہلا رکن کلمہ شہادت، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار و اعلان ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص اسلام قبول کرنا چاہے تو اس کو سب سے پہلے اسی کلمۂ طیبہ کا اقرار کرنا لازم ہوتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا رسول اور نبی تسلیم کر لیا ہے۔

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں مسلمان خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ سُنّی ہوں یا شیعہ۔ دیوبندی ہوں یا بریلوی۔ جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا دیندار فرقہ سے یا جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہوں یا تبلیغی جماعت سے۔ اہل قرآن ہوں یا اہلِ حدیث۔ غرضیکہ کسی بھی مکتبۂ فکر سے وابستہ ہوں اور فروعی مسائل میں آپس میں ایک دوسرے کی نسبت کتنے ہی اختلافات کیوں نہ رکھتے ہوں لیکن پھر بھی اس کلمہ طیبہ پر بغیر کسی اختلاف کے ایمان و اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص بھی اس کلمۂ طیبہ پر ایمان و عقیدہ رکھتا ہو وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۶۶ء میں جب شاہ فیصل پاکستان کے دورے پر تشریف لائے تو موصوف نے ریڈیو پاکستان کو ایک انٹرویو دیا جس کے متعلق ہفت روزہ "شہاب" لاہور نے لکھا:۔

"شاہ فیصل نے ریڈیو پاکستان کی وساطت سے پاکستانیوں کو یہ جاں بخش اور زندگی نواز پیغام دیا کہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اسلامی اتحاد کی بنیاد ہے۔"

(شہاب لاہور ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

اگرچہ قریباً ہر فرقہ دوسرے فرقہ پر بعض فروعی اختلافات کے سبب سے کفر کا فتویٰ لگا رہا ہے۔ لیکن آج تک کسی مسلمان فرقہ نے دوسرے مسلمان فرقہ کی نسبت ایسا حملہ کرنے کی جسارت نہیں کی تھی کہ اس کے اقرار کلمہ طیبہ کو چیلنج کر دے۔ اور یہ الزام لگائے کہ گویا وہ دوسرا مسلمان فرقہ کلمہ طیبہ کے اقرار میں صادق نہیں ہے۔ یا یہ کہ اس کو کلمہ طیبہ کے اقرار اور اعلان کرنے کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا ناپاک حملہ کرنے کا صاف اور واضح مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک مسلمان کو اس امر پر مجبور کر رہا ہے کہ "خدا تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کر دو۔ اور اقرار کرو کہ خدا کے علاوہ اور بھی معبود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول اور نبی نہیں ہیں" نعوذ باللہ من ذالک

کیا کوئی مسلمان اس قسم کے شرمناک حملے کا تصور کر سکتا ہے؟ لیکن ذرا لگے ہاتھوں دلچسپی رکھنے والے کروڑوں مسلمانوں نے یہ خبر کو تشویشناک دینے والی ایسی خبریں ضرور سنی ہوں گی کہ نام نہاد اسلامی حکومت پاکستان میں تنگ نظر شرپسند فرقہ کی طرف سے شرمناک حملہ کیا جا رہا ہے۔ اور ملک کی اکثریتی انتظامیہ اور انکے زرخرید دلال اور کارندے آج مسجدوں کی پیشانی و محراب سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو اپنے ناپاک ہاتھوں سے مٹا رہے ہیں۔ اور جو لوگ کلمہ طیبہ کی محبت میں سرشار ہو کر کلمہ طیبہ کے بیجز اپنے سینوں سے لگا رکھے ہیں، اُن سے جیلیں بھری جا رہی ہیں اور ان پر شرمناک مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔

برادران اسلام! سُنیئے ان "مجاہدوں" کی زبانوں پر آج کل کیا نعرے ہیں:۔

"ہم کلمہ مٹانے جائیں گے۔ ہم کلمہ مٹا کے چھوڑیں گے۔" "ہم گنبد گرانے جائیں گے۔ ہم گنبد گرا کے چھوڑیں گے۔ ہم قبلہ بدلانے جائیں گے۔ ہم قبلہ بدلا کے چھوڑیں گے"

کل تک تو احمدیوں پر یہ الزام تھا کہ ان کا کلمہ اور ہے۔ جب یہ الزام بے بنیاد ثابت ہو گیا اور احمدیوں کی مساجد کیلنڈروں کتابوں اور اشتہارات اور ان کے در و دیوار پر وہی پیارا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا نظر آیا۔ تو انصاف پسندوں کی طرح ندامت اختیار کرنے کی بجائے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرح ظلم وستم پر کمربستہ ہو گئے ...... کیا حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کے ظالمانہ اور سفاکانہ سلوک سے خدا تعالیٰ اور حضرت یعقوب علیہ السلام خوش ہو گئے تھے؟ تو پھر بتایئے احمدیوں کی مساجد سے کلمہ طیبہ مٹانے اور کلمہ طیبہ کو سینوں پر آویزاں کرنے والوں کو اندھیری کوٹھڑیوں میں بند کرنے والوں سے خدا تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو رہے ہوں گے ۔۔۔ ؟ یا ...... !

کل تک تو یہ اعتراض تھا کہ احمدیوں کی بعض مسجدوں میں گنبد و مینار نہیں ہیں۔ اور جب احمدیوں کی مساجد میں گنبد و مینار نظر آ رہے ہیں جن سے پانچوں وقت اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی نداء بلند ہو رہی ہے تو یہی مسلمان کہلانے والے ان گنبدوں اور میناروں کو گرانے پر سر بستہ ہو گئے ہیں ۔۔۔ !

کل تک تو یہ اعتراض تھا کہ احمدیوں کا قبلہ اور ہے۔ وہ قادیان کو اپنا قبلہ و کعبہ سمجھتے ہیں۔ جب اس سفید جھوٹ کا بھانڈا بھی پھوٹ گیا اور احمدیوں کی مساجد کو بھی بیت اللہ شریف کی طرف قبلہ رُخ پایا۔ تو اب جبراً قبلہ بدلانے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے ۔۔۔ !

برادران اسلام! خواہ آپ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں! آپ کو ہم سے دیگر مسائل میں اختلافات ہی سہی، لیکن خدارا، سچ سچ بتانا! کیا یہی اسلام کی تصویر ہے جو آج پاکستان میں پیش کی جا رہی ہے؟ کیا رحمۃ للعالمین سرورِ کائنات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی اُسوہ تھا؟ نعوذ باللہ من ذالک

نہیں ہرگز نہیں۔ حضرت سرورِ کونینؐ کا نمونہ تو ہم نے یہ پڑھا اور سنا ہے کہ ایک جنگ کے موقعہ پر ایک صحابی نے ایک کافر کو اس حالت میں کہ اس نے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ چکا تھا قتل کر دیا اور وجہ یہ پیش کی کہ میری تلوار سے ڈر کر اس نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا تھا۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا تو غصہ سے آپ کا روئے مبارک سُرخ ہو گیا اور آپ اس قدر ناراض ہوئے کہ شاید ہی کبھی اور غصہ کا اس قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہو۔ اور فرمایا کیا تو نے اس کا سینہ چاک کر کے دیکھا تھا؟ اور بڑے درد کے ساتھ فرمایا جب قیامت کے روز لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تیرے سامنے آئے گا تو تو کیا جواب دے گا ۔۔۔ ؟ اور اس قدر تکرار کے ساتھ یہ فقرات دہراتے رہے کہ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپؐ کی تکلیف اور کوفت کا خیال کر کے دل میں کہا کہ کاش اب آپؐ چپ ہو جائیں۔ پھر وہ صحابی بڑی حسرت کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ اس غلطی کا مجھے اس قدر ندامت ہوئی کہ بار بار دل کہتا کہ کاش اس واقعہ سے قبل میں مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا اور یہ غلطی مجھ سے سرزد نہ ہوئی ہوتی۔ (بخاری و مسلم)

برادران اسلام! ایک ذرا اتنا کو مستحضر رکھیئے اور پھر بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے عقیدہ کا مطالعہ فرمایئے: آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ ہم کافر نہیں ہیں اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسولؐ کے فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے

اور جو شخص مجھے ایسا ہی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا۔"
(کرامات الصادقین ص ۲۵)

اس غیر مبہم اور واضح طور پر کلمہ شہادت کے حلفیہ اقرار و اعلان کے باوجود نام نہاد اسلامی مملکت پاکستان میں ان کلمہ گو احمدی افراد کے خلاف اور خود کلمہ طیبہ کے خلاف آج جو کچھ ہو رہا ہے اس کو تحریر کرتے ہوئے قلم رکتا اور بیان کرتے ہوئے زبان رکتی ہے لیکن جب یہ "مجاہد" خود اپنی ہی زبانوں سے یہ نعرہ بلند کر رہے ہیں کہ "ہم کلمہ مٹا دیں گے اور کلمہ مٹا کے چھوڑیں گے" تو کون باعزت مسلمان ہے جو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر بیٹھا رہے۔ اور جب یہ علماء حضرات حکومت کے کارندے اور دلال اپنے ناپاک ہاتھوں سے کلمہ طیبہ پر سیاہی پھیر رہے ہیں (جس کی تصاویر ہمارے پاس محفوظ ہیں) تو کون اس کو چھپا سکتا ہے! لیجئے خود ان کی اخباروں میں یہ روح فرسا خبریں چھپ رہی ہیں نمونہ کے طور پر صرف تین خبریں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

(۱) روزنامہ "آفتاب" لاہور مجریہ ۲۳ فروری ۱۹۸۵ء کی خبر ملاحظہ فرمائیں:-
"قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹا دیا جائے گا مزاحمت کرنے والوں کے خلاف مقدمے درج کر لئے جائیں گے"
"لاہور ۲۲ فروری (نمائندہ) صوبائی حکومت نے پنجاب بھر میں تمام ڈویژنل کمشنروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پورے صوبے میں تمام قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کے بارے میں ضروری اقدامات کریں گے اور مزاحمت کرنے کی صورت میں ان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی مقدمات درج کریں گے اس کے تحت مجرم کو تین سال قید کی سزا دی جا سکتی ہے......"

(۲) اسسٹنٹ مجسٹریٹ سمندری نے قادیانی عبادت گاہ پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ پر سفیدی کرا دی۔"
"سمندری (نامہ نگار) اسسٹنٹ مجسٹریٹ سمندری چوہدری بشیر احمد سلیم نے پولیس سٹی چوکی سمندری کے انچارج غلام علی کے ہمراہ سمندری میں مرزائیوں کی عبادت گاہ کا معائنہ کیا اور عبادت گاہ کے اندرونی حصہ پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ پر سفیدی کرا دی۔ اس موقع پر تحریک تحفظ ختم نبوت سمندری کے صدر مولانا عبدالرحمٰن فاروقی بھی موجود تھے مقامی مجسٹریٹ نے یہ کارروائی مسلمانوں کے مطالبہ پر کی۔"
(روزنامہ "جنگ" لاہور ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء)

(۳) "کلمہ طیبہ دوبارہ مٹا دیا گیا۔"
"چنیوٹ (نامہ نگار) قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور دیگر قرآنی آیات صاف کروا دی گئی ہیں۔ مقامی پولیس اور انتظامیہ کے افسروں نے محلہ ریلوے والی چنیوٹ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور دیگر قرآنی آیات صاف کرا دیں۔ مسلمانوں نے اس سے قبل اس عبادت گاہ سے پہلے بھی کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو صاف کروا دیا تھا لیکن بعد میں قادیانیوں نے دوبارہ لکھ لیا تھا۔"
(نوائے وقت لاہور ۱۳ جنوری ۱۹۸۵ء)
(بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان ۷ مارچ ۱۹۸۵ء)

● اور اب تک کی اطلاعات کے مطابق کلمہ طیبہ کے دوبارہ لکھنے اور کلمہ طیبہ کے بیجز سینوں پر آویزاں کرنے کی پاداش میں مختلف جگہوں سے ۷۷ احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان میں سے بعض کو اذیت ناک تکالیف پہنچائی گئیں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ بعض جگہ کلمہ طیبہ کو پھاڑ کر پھینکا اور پیروں تلے مسلا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آہ! اور صد آہ!! کلمہ شہادت کو اس بیدردی سے مٹانے، نوچنے اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے پیروں تلے مسلنے والے اور اس کلمہ طیبہ کو حرز جان بنانے والوں پر بے پناہ مظالم ڈھانے والے، پاکستان کے یہ فوجی حکمران اور ان کے زر خرید ملاں اور ان کے زیر اثر جاہل مسلمان خدا تعالیٰ کے آگے کیا جواب دیں گے؟ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے الفاظ میں ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ بتاؤ جب یہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قیامت کے روز ان کے سامنے آئے گا تو ان کا کیا جواب ہوگا؟!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث صحیح مسلم شریف میں درج ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضور صلعم نے فرمایا "تم میں سے جو شخص کوئی خلاف اخلاق یا خلاف دین بات دیکھے تو اسے چاہیئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر اسے یہ طاقت حاصل نہ ہو تو اپنی زبان سے اس کے متعلق اصلاح کی کوشش کرے اور اگر یہ طاقت بھی نہ ہو تو کم از کم اپنے دل میں اسے برا سمجھ کر دعا کے ذریعہ اصلاح کی کوشش کرے۔ اور آپ نے فرمایا کہ یہ سب سے کمزور قسم کا ایمان ہے۔"

اے مدعیان اسلام! مذکورہ ارشاد نبوی کی روشنی میں اب آپ کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر کوئی خلاف اسلام اور شر انگیز بات آپ نے کوئی دیکھی جو آج آپ پاکستان میں دیکھ رہے ہیں۔ پس اے عجیب اور ان دعویداران اسلام سے پوچھئے کہ کیا یہی اسلام ہے؟ اور یہی اسوۂ رسول ہے؟ یہ تو کچھ جواب نہیں دیں گے۔ لیکن قبل اس کے کہ خدا تعالیٰ ان سے جواب طلبی فرمائے اس ملک میں بسنے والے لاکھوں کی تعداد میں آپ کے عزیز و اقارب اور شرفاء کے طبقے کو توجہ دلائیے کہ خدارا ان ظالموں کے ہاتھ پکڑیں اور کلمہ طیبہ پر سیاہی پھیرنے کے ناپاک اور شرمناک عمل سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔

ہماری جو کوشش ہے۔ ہمارا جو درد دل ہے اور عالم اسلام کی خدمت میں جو دردمندانہ اپیل ہے وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"احمدی کسی قیمت پر بھی کلمہ سے جدا نہیں ہوں گے۔ اُن کی زندگیاں اُن کو چھوڑ سکتی ہیں مگر کلمہ احمدی کو نہیں چھوڑے گا۔ اور احمدی کلمہ کو نہیں چھوڑے گا...... ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا کے پاک رسول جو سب محبوبوں سے بڑھ کر ہمیں محبوب ہے۔ خدا کی قسم تیری اس پاک نشانی (یعنی کلمہ طیبہ) تک یہ لوگ نہیں پہنچ پائیں گے۔ ہم اس کلمہ کے آگے سینہ سپر ہو جائیں گے اور اس کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ دائیں بھی لڑیں گے اور اس کے بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن کے ناپاک قدم نہیں پہنچ سکیں گے جب تک ہماری لاشوں کو روندتے ہوئے پامال کر کے نہ پہنچیں۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ دسمبر ۱۹۸۴ء)

پھر عالم اسلام کو اس المیہ اور کلمہ طیبہ کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کی عظیم ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے دلشگاف الفاظ میں فرماتے ہیں:-

"پس یہ ناپاک تحریک جو ضیاء الحق کی کوکھ سے جنم لے رہی ہے۔ اور وہ یہاں بھی ذمہ دار ہیں اس کے اور قیامت کے دن بھی اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور نہ کوئی دنیا کی طاقت ان کو بچا سکے گی اور نہ مذہب کی طاقت ان کو بچا سکے گی۔ کیونکہ آج انہوں نے خدا کی عزت پر حملہ کیا ہے۔ آج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کے تقدس پر وہ شخص حملہ کر بیٹھا ہے۔ سوال یہ ہے کہ احمدی تو تیار ہیں۔ وہ کلمہ کی حفاظت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں وہ ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے مگر اے عالم اسلام! تم کیوں اس سعادت سے محروم بیٹھے ہو۔ کیا تم میں کوئی غیرت، اسلام کی ہمدردی اور کلمہ توحید کی محبت کی ایک رمق بھی تمہارے اندر باقی نہیں رہی؟ میں تمہیں بلاتا ہوں اس وحدت کی طرف جس میں سارا عالم اسلام مشترک ہے یہ وہ ایک نقطہ ہے عالم اسلام کا جس میں کوئی اختلاف نہیں اور کوئی شک نہیں۔ شیعہ بھی اسی طرح کلمہ توحید سے وابستہ ہے جس طرح سُنّی وابستہ ہے۔ احمدی بھی اسی طرح وابستہ ہے جس طرح کہ دوسرے دیگر فرقے وابستہ ہیں یہ روح ہے اسلام کی۔ اس روح پر آج حملہ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے میں تمہیں حضرت حمزہ کے نام پہ بلاتا ہوں جس میں سے غیرت حق ایک نعرہ کی شکل سے نکلی تھی کہ سارے عالم پہ اس نے غیرت طاری کر دیا تھا۔ میں تمہیں سیدنا بلال حبشی کے نام پر بلاتا ہوں کہ آج تو بھی اس غلام، یہ حبشی غلام جس نے کلمہ کی حفاظت کے لئے اپنے سارے آرام تج دئے تھے اور اپنے آپ کو ہر دشمن کے آگے ڈال دیا تھا۔ ہر وہ ظلم جو انسان کے دل کو پتھر کر جاتے ہیں اگر تم آگے آؤ اور اس نیک کام میں احمدیوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ تو خدا کی قسم تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ ہمیشہ زندہ ہو جاؤ گے اور دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مٹا نہیں سکے گی۔ تم زندہ رہو گے اور ہمیشہ پائندہ رہو گے اور خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہمیشہ تمہارے کاشانوں پر برستی رہیں گی۔ لیکن اگر تم نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو تم سے بڑھ کر محروم پھر دنیا پر کوئی نہیں ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کے بعد جب آپ کے نام پر حملہ کیا گیا اور آپ کی عزت و عظمت سے کھیلا گیا اور جب اس کی وحدانیت پر حملہ کیا گیا تو تم آرام سے بیٹھے رہے اور اپنی سیاسی مشغلوں اور سیاسی مصالح کی خاطر تم نے ایک ذرہ بھی اس بات کی پروا نہیں کی تو پھر یہ آسمان اور زمین تم پر رحمت نہیں بھیجیں گے بلکہ ہمیشہ تمہارا نام لعنت کے ساتھ یاد کیا جاتا رہے گا۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ مارچ ۱۹۸۵ء)

اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو کلمہ طیبہ کی عزت کو قائم کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں کا انہیں وارث بنائے آمین۔

فضیلۃ الشیخ امام حرم کعبہ

عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز کی حیدرآباد میں آمد

اور

آپ کے خلاف بعض تنظیموں کی طرف سے برہمی کا اظہار اور اشتہار بازی

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش

امام حرم عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز حیدرآباد میں عالمی حدیث و سیرت کانفرنس میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے۔ اس موقعہ پر بعض اشتہارات آپ کے خلاف بھی شائع ہوئے۔ اور آپ کے پیچھے نماز جائز نہیں کے فتوے بھی سننے میں آئے۔ ایسا ہونا کوئی عجوبہ نہیں۔ کیونکہ علماء کا تو پیشہ ہی کفر کے فتوے لگانا ہی ہے جو

"دین ملاں فی سبیل اللہ فساد" ایک پوسٹر کے بعض حصے قارئین بدر کی خدمت میں پیش ہیں:۔

"خبردار! ہوشیار! دس برس کے اندر حیدرآباد کو "وہابی آباد" میں تبدیل کردینے کی امام الوہابیہ فی الدکن حمید الدین عاقل شامی کی خطرناک سازش۔ عالمی سیرت و حدیث کانفرنس کا انعقاد اس میں امام حرم عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس اور نجدی حکومت کے غلام چوٹی کے وہابی علماء کی شرکت اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے غوث اعظم خواجہ غریب نواز اور دیگر اولیاء کرام علیہم الرحمہ سے عقیدت و محبت کا شہر حیدرآباد نجدی حکومت کا خاص نشانہ عشق و محبت کے نشیمن پر بجلی گرانے کے لئے ملینوں ریال حیدرآباد کا ایجنٹوں کے حوالہ کر دیا گیا۔

وہابیوں نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو بہانگ دہل کافر و مشرک کہا اور ان سے جہاد واجب قرار دیا۔ حرمین طیبین پر چڑھائی کر کے علماء صالحین اور عام مسلمانوں کو قتل کیا۔ ان کی عورتوں کو باندی بنا کر ان کے ساتھ زنا کیا۔ وہابی غوث اعظم خواجہ معین الدین چشتی امام غزالی امام رازی جلال الدین رومی مصنف قصیدہ بردہ امام بوصیری کو کافر کہتے ہیں۔ وہابی عقائد قطعاً یقیناً گمراہ کن۔ کسی وہابی امام کے پیچھے نماز ناجائز و حرام۔ سعودی حکمرانوں اور دیگر عرب سربراہوں کی عیاشی اور بزدلی کی داستان زد و مدح ہر زبان ...... اسرائیل کے قبلہ اول بیت المقدس پر قبضہ اور فلسطینیوں پر مظالم کے یہی دو عیاشی اور بزدلی بنیادی اسباب لہٰذا سیاسی طور پر بھی اس کے خلاف غم و غصہ کا اظہار ضروری۔ عیاش اور بزدل کا احترام عیاش اور بزدل ہی کرتے ہیں؟

وہابیوں کے چند بنیادی عقائد

"انبیاء علیہم السلام سے توسل شرک۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت طلب کرنا کفر۔ یا رسول اللہ کہنا شرک۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسجد کے میناروں سے درود شریف پڑھنا کسی فاحشہ عورت کے کوٹھے پر ستار بجانے سے زیادہ گناہ۔ رسول اللہ فقط ایلچی۔ نماز میں رسول اللہ کا خیال آنے سے نماز باطل۔ رسول اللہ بڑے بھائی ہیں۔ ایک وہابی نے کہا میری لاٹھی رسول اللہ سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ سانپ مارنے کے کام آسکتی ہے۔ رسول اللہ مرگئے وہ کسی کام کے نہیں معاذ اللہ۔

حیدرآباد کے غیور مسلمانو...... ایسا عقیدہ رکھنے والے لوگ یا ان کو اچھا کہنے والے مسلمان ہوسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں پھر۔ ان کے پیچھے نماز کیسے جائز ہو جائیگی...... تم ثابت کردو کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے عقائد کی علمبردار حکومت سعودیہ سے حیدرآباد کے مسلمان ان کے عقائد باطلہ اور گستاخی کی وجہ سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ کیا تمہاری غیرت ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دے سکتی ہے؟

(المشتہر: شعبہ نشر و اشاعت مرکز تعلیمات اسلامی درگاہ حضرت برہنہ شاہ صاحبؒ حیدرآباد)

آج تک جماعت احمدیہ پر سطحی علم رکھنے والے علماء یہ اعتراض بھی کرتے آرہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرتے۔ اور جب یہ کہا جاتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تو اتر یہی ہے کہ نماز کے بعد تسبیحات ہیں۔ ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانہ میں عدل اور حکم بن کر مبعوث ہوئے نے بھی فرمایا کہ !۔

"اور آج کل لوگ جلدی جلدی نماز کو ختم کرتے ہیں اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں یہ بدعت ہے"۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۵۴ ۔ الحکم)

اور جب فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز امام حرم تشریف لائے تو دو لاکھ مسلمانوں نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی ... امام کعبہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کی جس پر حیدرآباد کا کثیر الاشاعت اخبار "سیاست" لکھتا ہے:۔

"مولانا حمید الدین عاقل صاحب نے نماز کے فوری بعد کہا کہ تمام لوگ سنتیں پڑھ لیں اور جو چاہیں تو دعا کریں کیونکہ خانہ کعبہ میں نماز کے بعد دعا نہیں ہوتی"۔ (روزنامہ سیاست حیدرآباد ۲۰ مارچ ۱۹۸۵ء)

وفاتِ حسرت آیات

جماعت احمدیہ حیدرآباد کے ایک مخلص خادم مکرم محمد ظفر احمد صاحب دیودرگی مورخہ ۲۰/۴/۸۵ کو بعمر ۴۸ سال حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا ۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم مکرم محمد عبدالرحیم صاحب دیودرگی کے بڑے صاحبزادے اور مکرم محمد عبدالسلام صاحب مرحوم کے بڑے داماد تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین کمسن لڑکیاں اور ایک کمسن لڑکا اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ اللہ کے فضل سے مرحوم موصی تھے مورخہ ۲۰/۴/۸۵ کو احمدیہ قبرستان حیدرآباد میں امانتاً دفن کیا گیا۔

مرحوم بہت ہی نیک سیرت۔ مخلص۔ ملنسار۔ متقی۔ پرہیزگار۔ خوش مزاج زندہ دل۔ حق گو اور دلیر نوجوان تھے۔ باوجود تین۔ چار سال سے ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کا عارضہ لاحق ہونے کے باقاعدہ ملازمت پر جاتے رہتے ہمیشہ ہشاش بشاش نظر آتے اور ہر ایک سے خندہ پیشانی اور خلوص سے پیش آتے خصوصاً غریبوں اور یتیموں سے تو بڑے پیار سے ملتے اور گھنٹوں اُن کی باتیں سنتے۔ جماعت کے چندے بڑے ہی پابندی سے پیشگی ادا کرتے۔ نیز دیگر تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ خیرکم خیرکم لاھلہ کا کامل نمونہ تھے۔ بزرگ والدین کے نہایت فرمانبردار اور بہن بھائیوں سے باپ کی طرح پیار کرنے والے بھائی تھے۔ بزرگوں کی خدمت اور عزت ان کا وصف تھا۔ مرحوم نے H.R. میں اکاؤنٹس آفیسر کے عہدہ پر فائز تھے۔ اپنی کمپنی میں کافی مقبول اور غیر مسلموں میں ہردلعزیز تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت فرمائے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے ان کا کفیل اور کارساز ہو۔ آمین۔

خاکسار محمد شمس الدین فاضل
قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

18 April - 1985

شملہ اور علاقہ چوپال کا تبلیغی و تربیتی دورہ

جناب وزیر اعلیٰ صاحب ہماچل پردیش اور ڈی سی صاحب سے خصوصی ملاقات

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر

حسب ارشاد محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ و محترم انچارج صاحب وقف جدید خاکسار نے ہماچل پردیش کے مندرجہ بالا علاقوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ اس دورے کے نتیجہ میں مسلم و غیر مسلم بیسیوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ خدا کے فضل سے دو دوست بیعت کر کے جماعت میں داخل بھی ہوئے فالحمد للہ۔ اس سفر کے دوران جماعت احمدیہ شملہ جو زیادہ تر ناصر آباد (کشمیر) کے افراد پر مشتمل ہے میں رہ کر اُن کو ضروری ہدایات بھی دیں خاکسار نے یہاں درس جمعہ پڑھائے اور خطبات میں فریضہ تبلیغ اور چندوں میں اصلاح و ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ خدا کے فضل سے یہ لوگ بڑے ہی مخلص اور جوشیلے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار کا یہ دورہ ۷ ۳/۸۵ سے شروع ہو کر ۳/۸۵ کو اختتام پذیر ہوا۔

علاقہ چوپال میں | شملہ پہنچ کر وہاں کی جماعت کے

مشورہ سے ایک پروگرام کے تحت خاکسار اور جماعت احمدیہ شملہ کے دو دوست مکرم علی محمد صاحب ڈار اور مکرم عبد الاحد صاحب ڈار علاقہ چوپال کے اس دور افتادہ حصے جس میں بیونترہ، نیروہ (جکنی پل) اور کومڑہ شامل ہیں گئے۔ یہ علاقہ شملہ سے ڈیڑھ سو کلومیٹر دور ہے۔

کومڑہ اور جکنی پل میں غیر از جماعت دوستوں سے مل کر اُن کو پیغام حق پہنچایا۔ خدا کے فضل سے اُن لوگوں پر اچھا اثر رہا۔ ۲۵ ۳/۸۵ کی رات کو ہم واپس شملہ آ گئے۔

چیف منسٹر سے ملاقات | شملہ کی جماعت

کے پاس نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے چنانچہ اُن کی خواہش کے مطابق جناب ویر بھدر سنگھ صاحب چیف منسٹر ہماچل پردیش سے ایک وفد کی صورت میں ملنے کا پروگرام بنایا گیا تاکہ اُن سے یہ گذارش کی جائے کہ جماعت احمدیہ شملہ کو مناسب جگہ یا تعمیر شدہ مکان الاٹ کیا جائے جس میں وہ نمازیں ادا کر سکیں۔ وفد میں خاکسار کے علاوہ مکرم عبد المجید صاحب بٹر قائمقام صدر، مکرم علی محمد صاحب ڈار، مکرم عبد الاحد صاحب ڈار، مکرم بشیر احمد صاحب بٹر، مکرم محمد امین صاحب بٹر، مکرم محمد یعقوب صاحب لون اور مکرم غلام احمد صاحب بٹر شامل تھے۔

مورخہ ۲۶ ۳/۸۵ کو وفد چیف منسٹر صاحب سے اُن کے پرائیویٹ سکرٹریٹ میں ملا۔ صاحب موصوف نے خندہ پیشانی سے وفد کے ساتھ گفت و شنید کی۔ خاکسار نے اُن کے سامنے جماعت احمدیہ شملہ کی درخواست رکھی جس پر انہوں نے فرمایا کہ درخواست جماعت احمدیہ شملہ کی جانب سے آنی چاہیئے اس پر ضرور غور کیا جائیگا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ شملہ کی خواہش پر صاحب موصوف نے وفد کے ساتھ تصویر بھی کھنچوائی۔ خاکسار نے اُن کی خدمت میں قرآن حکیم اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا جس کو انہوں نے نہایت احترام اور خوشی کے ساتھ قبول فرمایا۔

اس کے بعد وفد جناب ڈی سی صاحب شملہ سے ملا اور اُن کو بھی اسلامی اُصول کی فلاسفی (انگریزی) کا تحفہ دیا جس کو انہوں نے احترام کے ساتھ قبول کیا۔ چیف منسٹر صاحب کے سکرٹریٹ میں ہند سماچار کے نمائندے سے بھی ملاقات ہوئی۔ انہوں نے جماعت کے بارہ میں حالات دریافت کئے اور لٹریچر مانگا۔

شملہ میں دو افراد کا قبول احمدیت | باقاعدہ

ایک پروگرام کے تحت بہت سے افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا خدا کے فضل سے دو بیعتیں بھی ہوئیں، اُمید ہے امزید بیعتیں بھی ہونگی ۔ انشاء اللہ ...

۲۳ ... رمضان میں ... جماعت احمدیہ شملہ کے افراد نے ذاکر ...

بی بی سی لندن کا نشریہ — بقیہ صفحہ ۱

اس کے دوران برابر تیز ہوائیں چلتی رہیں اور بارش ہوتی رہی۔ ایک بار خاصی دیر کے لئے بجلی بھی فیل ہوئی اور پنڈال میں مکمل تاریکی چھا گئی روشنی آنے پر دیکھا گیا کہ احمدی رضا کار مرزا طاہر احمد کو اپنے گھیرے میں لئے کھڑے تھے کہ مبادا بجلی کا فیل ہونا کوئی تخریب کاری کی کاروائی نہ ہو۔"

مجالس خدام الاحمدیہ کا آٹھواں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کا ساتواں

سالانہ مرکزی اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجالس خدام الاحمدیہ کے آٹھویں اور مجالس اطفال الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

قائدین کرام نہ صرف خود اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان مجالس کو اس میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جماعتہائے احمدیہ ضلع نظام آباد کا سالانہ جلسہ

جماعتہائے احمدیہ ضلع نظام آباد (آندھرا) کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۲، ۲۳ جون کو چندہ پور میں منعقد ہوگا۔ افراد جماعت احمدیہ آندھرا پردیش سے درخواست ہے کہ اس جلسہ میں خود بھی اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی ہمراہ لے کر شرکت فرمائیں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ چندہ پور کرے گی۔ شرکت کرنے والے افراد قبل ازیں مکرم ماسٹر محمد رحمت اللہ صاحب اسلام پورہ کاماریڈی ضلع نظام آباد کو مطلع فرمائیں)۔

حمید الدین شمس انچارج مبلغ آندھرا

امام مہدی کا ظہور

(۱) :- مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ گجرات و مہاراشٹر نے مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی کا ایک کتابچہ "امام مہدی کا ظہور" انتہائی خوبصورت انداز میں مع تصاویر حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام اردو اور گجراتی زبانوں میں شائع کروایا ہے ۔۔۔۔ (۲) :- نیز لندن سے حرف ناصحانہ کا گجراتی ترجمہ بھی شائع ہو کر بڑی تعداد میں ہمارے پاس پہنچ چکا ہے ۔۔۔۔ صوبہ جات مہاراشٹر و گجرات سے جو دوست یہ کتابچے منگوانا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط تحریر فرمائیں خط میں مطلوبہ کتب کی معین تعداد تحریر فرمائیں۔

غلام محمود راجپوری ... قائد ... بمبئی

... 17/2 M. C. A. ROAD ...

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ کا بابرکت انعقاد

★ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقف جدید حیدرآباد رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۲۲-۳-۸۵ کو الہ دین بلڈنگ سکندرآباد میں مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم ظفر احمد صاحب یادگیری کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم شکیل احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد پاکستان میں کلمہ طیبہ کو مٹانے کے خلاف ایک قرارداد منظور کی گئی بعدہٗ مکرم سید ابرار احمد صاحب نائب قائد مجلس حیدرآباد، مکرم بشیرالدین الہ دین صاحب خاکسار مسعود احمد انیس، مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب، مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس نے تقاریر کیں۔ تقاریر کے بعد مکرم سید محمود احمد صاحب مرحوم اور مکرم محمد لطف اللہ صاحب کی بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ اس خوشی میں ان کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔ دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس برخواست ہوئی۔

★ مکرم میر عبدالرشید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم محمود احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم اعجاز احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم میر عبدالرحمن صاحب، مکرم غلام نبی صاحب ناظر اور محترم صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم منور احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ مکرم اشفاق احمد صاحب قائد مجلس جرڈ اپورہ (بہار) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مقامی مجلس کے زیر اہتمام بر مکان مکرم سید عبدالنقی صاحب مکرم سید عبدالنعیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم سید شیر عزالدین صاحب کی تلاوت اور مکرم سید عبدالرفیع صاحب کی نظم خوانی کے بعد عزیزان محمد فضل احمد، ظفر احمد منیر عزیزہ نشاط پروین نے چھوٹی چھوٹی تقاریر کیں۔ عزیزہ امۃ الشکور فائزہ اور مکرم وحیدالدین صاحب شمس نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد مکرم محمد ابراہیم صاحب، مکرم آفاق احمد صاحب، مکرم محمد انور الضیاء صاحب خاکسار اشفاق احمد، مکرم سید عبدالرفیع صاحب، مکرم محمد خلیل احمد صاحب اور صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم سید عبدالنقی صاحب نے نظم پڑھی۔ دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ مکرم نسیم احمد خان صاحب قائد مجلس نونہ متی (کشمیر) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۸-۲-۸۵ سنایا گیا۔

★ محترمہ مہرالنساء صاحبہ کینڈرا پاڑہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مکرمہ شوکت بیگم صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں عزیزہ شمیمہ بیگم سلمہا کی تلاوت اور عزیزہ نسیمہ بیگم کی نظم خوانی کے بعد عہد دہرایا گیا۔ بعدہٗ مکرمہ نورجہاں بیگم صاحبہ، مکرمہ مرشدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ انجم آرا بیگم صاحبہ، مکرمہ شکیلہ نازنین صاحبہ، خاکسار مہرالنساء، مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرمہ ام الابرار صاحبہ، مکرمہ عصمت آرا بیگم صاحبہ اور مکرمہ شاکرہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ مکرم محمود احمد صاحب یادگیری ساکن بیدر تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۶-۳-۸۵ کو خاکسار کے مکان پر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب بھکتو درویش کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور عزیزہ آسیہ پروین سلمہا کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب صدر جماعت، مکرم منصور احمد صاحب فضل سیکرٹری تبلیغ اور محترم صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

★ مکرم غلام نبی صاحب راتھر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ہاری پاریگام لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مکرم محمد منور صاحب راتھر سیکرٹری مال کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمود احمد صاحب شیخ کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد یوسف صاحب شیخ، مکرم عبدالجبار صاحب بٹ اور خاکسار نے تقاریر کیں اجتماعی دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ چک امرچھو رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں مجلس مقامی کے زیر انتظام مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم قریشی طارق محمود صاحب کی تلاوت اور عزیز شاہد الطاف کی نظم خوانی کے بعد مکرم قریشی محمود احمد صاحب، مکرم مولوی عبدالعلی صاحب معلم وقف جدید، محترم صدر اجلاس اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ مکرم سید جاوید عالم صاحب قائد مجلس خانپور ملکی اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مقامی مجلس کے زیر اہتمام مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت اور مکرم انور حسین صاحب ایم اے کی نظم خوانی کے بعد مکرم معلم صاحب وقف جدید، مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب بھٹی، مکرم اختر حسین صاحب، مکرم سید عادل رشید صاحب زیدی، مکرم ہارون رشید صاحب، اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ مکرم عادل رشید صاحب اور عزیز نوشاد احمد نے نظمیں پڑھیں بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۷-۳-۸۵ کو مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی جنرل سیکرٹری کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم منور احمد خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر اجلاس، مکرم محمد زاہد صاحب قریشی، مکرم محمد شاہد صاحب وسیم، مکرم منور احمد خان صاحب، مکرم فاروق احمد صاحب قریشی اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا

★ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم ہی یہ اطلاع بھی دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مجلس خدام الاحمدیہ شاہجہانپور کے زیر اہتمام موضع کٹیا میں مکرم مولوی نصیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم منور احمد خان صاحب کی تلاوت اور مکرم اسلم خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب، مکرم شاہد وسیم صاحب قائد مجلس شاہجہانپور، مکرم سرور خان صاحب قائد مجلس کٹیا اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ مکرم مولوی حمیدالدین صاحب مبلغ انچارج حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۳۱-۳-۸۵ کو احمدیہ جوبلی ہال میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس کی خبر پہلے سے اخبار سیاست میں شائع ہو چکی تھی۔ مکرم واصف احمد صاحب انصاری کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم محمد عبدالقیوم صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید ابرار احمد صاحب، مکرم محمد ضیاءالدین صاحب، مکرم مولوی قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی عبدالقادر صاحب نواحمدی، مکرم محمد معین الدین صاحب، خاکسار حمیدالدین شمس اور مکرم ڈاکٹر سید جعفر پاشا صاحب نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ مکرم عبدالحمید ناصر صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۳-۸۵ کو مسجد احمدیہ میں مکرم عبدالسلام صاحب لون صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مبارک احمد صاحب گنائی کی تلاوت کلام پاک اور مکرم خورشید احمد صاحب گنائی کی نظم خوانی کے بعد خاکسار عبدالحمید ناصر، مکرم عبدالحی صاحب گنائی معلم وقف جدید، مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

★ مکرم عبدالحمید صاحب ناصر ریشی نگر ہی یہ اطلاع بھی دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۴-۳-۸۵ کو مقامی اطفال و ناصرات کی طرف سے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز محمد یوسف گنائی

اور عزیزہ درشادہ اختر کی تلاوت اور عزیزہ مبارکہ اختر کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ شاہین کوثر، عزیزہ نشاط اختر، عزیز نثار احمد میر، مکرم مولوی عبد السلام صاحب انور اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ —— مکرم شفیق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوریل لکھتے ہیں کہ مقامی طور پر جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم سید عبد الحمید صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید احمد صاحب ٹھوکر کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ —— محترمہ لبشریٰ طیبہ غوری صاحبہ رقمطراز ہیں کہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت نصرت گرلز ہائی سکول کے کمپاؤنڈ میں جلسہ منعقد ہوا جس میں عزیزہ امۃ المنان صاحبہ خادم کی تلاوت اور عزیزہ راشدہ مرزا صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ بعدہٗ مکرمہ لبشریٰ صادقہ صاحبہ، مکرمہ نسیم اختر صاحبہ، مکرمہ ناصرہ بیگم ڈوگر صاحبہ اور مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران عزیزہ راشدہ رحمٰن اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ نے نظم پڑھی۔ آخر میں سوال و جواب کا ایک پروگرام ہوا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ —— مکرم شیخ اکرام صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۶/۳/۸۵ کو مسجد احمدیہ میں مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم ابو احمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم شکیل احمد صاحب نے عہد دہرایا۔ مکرم نذیر احمد صاحب، مکرم شبیر احمد صاحب ٹیلا، مکرم شیخ سلیمان صاحب، مکرم مسعود خان صاحب اور مکرم شیخ اسحٰق صاحب نے نظمیں پڑھیں اور مکرم طیب احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم منور احمد صاحب، خاکسار شیخ اکرام، مکرم شیخ داروغہ صاحب، مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم شیخ بشارت احمد صاحب مکرم صدر صاحب اجلاس اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب ناصر نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ —— محترمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۴/۳/۸۵ کو الہ دین بلڈنگ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جسے اس موقعہ پر جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ محترمہ ساجدہ یوسف الہ دین صاحبہ نے تلاوت کی۔ عزیزہ اختر سلطانہ شرق نے ملفوظات پڑھے۔ اور محترمہ زینت ریحانہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترمہ یاسمین امۃ القدوس صاحبہ، خاکسار فرحت الدین، محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ مسرت زرین نے تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ قمر النساء صاحبہ اور محترمہ شاکرہ نسرین صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں سوال و جواب کا ایک پروگرام بھی رکھا گیا۔ دُعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

★ —— محترمہ خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ شموگہ اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۲۳/۳/۸۵ کو مکرمہ علیم اللہ شریف صاحبہ کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ نازنین شمیم صاحبہ کی تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا۔ حمد و نعت پڑھی گئی۔ محترمہ میمونہ بیگم صاحبہ نے چند احادیث سنائیں۔ بعدہٗ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ، عزیزہ امۃ البصیر صاحبہ، محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران خاکسار خورشید بیگم اور عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ —— محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ سورب لکھتی ہیں کہ مقامی لجنہ کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا جس میں حمد و نعت کے بعد ریحانہ بیگم صاحبہ اور شمیم بانو صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ —— محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ سیکرٹری ناصرات شاہجہانپور رقمطراز ہیں کہ لجنہ مقامی کے زیر اہتمام لودھی پور میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزہ مبشرہ حمید کی تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا۔ عزیزہ مبشرہ حمید نے ہی نظم بھی پڑھی۔ بعدہٗ عزیزہ مہ جبیں البشریٰ، سعیدہ عنبریں صاحبہ اور عزیزہ ماہ جبین البشریٰ نے تقاریر کیں۔ اس دوران عزیزہ مہ جبین البشریٰ، صدیقہ ظفر صاحبہ اور آصفہ حمید صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ سوال و جواب کا بھی پروگرام ہوا۔ بعد ازاں عہد خوانی اور دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ —— محترمہ امۃ الباری صاحبہ صدر لجنہ شاہجہانپور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۷/۳/۸۵ کو جلسہ منعقد ہوا۔ حفیظہ قدوس صاحبہ کی تلاوت اور مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار امۃ الباری، مکرمہ مہر جہاں صاحبہ، مکرمہ زاہدہ انجم صاحبہ، مکرمہ آذر حمیدہ حمید صاحبہ اور مکرمہ سنجیدہ خاتون صاحبہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران خاکسار امۃ الباری، مکرمہ شفیقہ صاحبہ اور دو بچیوں نے نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ بچیوں نے مضامین پڑھ کر سنائے۔ آخر میں سوال و جواب کا مقابلہ ہوا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

تحریک چندہ نئے مراکز سے متعلق تازہ ارشاد

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری فرمودہ تحریک چندہ برائے قیام یورپ میں دو نئے مراکز کے سلسلہ میں نظارت بیت المال آمد کی طرف سے حضور کی خدمت میں اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والے افراد اور جماعتوں کی فہرست بغرض ملاحظہ و دُعا پیش کی گئی تھی اور ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ اس چندہ کے وعدہ جات کی ادائیگی کے لئے آخر دسمبر ۱۹۸۵ء تک مہلت منظور فرمائی جائے تاکہ احباب جماعت اپنے وعدہ جات اسی عرصہ میں بآسانی ادا کر سکیں۔ حضور نے ازراہ کرم نظارت ہذا کی اس درخواست کو منظور فرما لیا ہے۔

چونکہ اس بابرکت تحریک میں وعدہ جات کی ادائیگی میں اب صرف آٹھ ماہ باقی رہ گئے ہیں لہٰذا جملہ وعدہ کنندگان احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات کی جلد از جلد ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دے کر ممنون فرماویں اور کوشش کریں کہ دسمبر ۸۵ء سے قبل ان کے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی ہو جائے۔ علاوہ ازیں جن بہن بھائیوں نے ابھی تک اس بابرکت تحریک میں حصہ نہیں لیا ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ اس بابرکت تحریک میں حسب توفیق حصہ لیں بلکہ وقتِ مقررہ کے اندر اس کی ادائیگی بھی کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اور حضور کی دعاؤں سے فیضیاب ہوں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے کاروبار اور اموال میں خیر و برکت عطا کرے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

قادیان دارالامان میں رمضان المبارک گذارنے کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

بفضلہ تعالیٰ امسال رمضان المبارک کا مقدس اور بابرکت مہینہ مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۸۵ء بمطابق ۲۲ ہجرت ۱۳۶۴ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے وہ دوست اور احباب جو رمضان المبارک ۱۴۰۵ ہجری مرکز سلسلہ قادیان میں گزارنے اور یہاں کے دینی اور روحانی ماحول میں روزے رکھنے درس القرآن و احادیث سننے نیز اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ درخواست میں اس امر کی بھی وضاحت فرما دیں کہ وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے طعام کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگر خانہ سے ان کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

اُمید ہے کہ احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید ہی ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

16, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

محمد پر ہماری جاں فدا ہے کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے!

جی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس کمپنی

خاص طور پر اپنے علاقہ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے۔

● الیکٹرک انجینئرس ● لائسنس کنٹرکٹرس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C/10 LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD. VERSOVA.

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389

BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(ازالہ اوہام تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبر: 23 - 5324
23 - [illegible]

آٹو ٹریڈرز

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201.

PHONE:- OFFICE:- 806
RESI. 283

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۲۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

پیش کردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹارکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" - ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد - (کشمیر)

گلوبل الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس - ایمپائر ریڈیو - ٹی وی

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS,
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM.- MOOSARAZA
PHONE.- 605558.
BANGALORE-2.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیاں

کی اطمینان بخش اور قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۴ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۳۱)

الیگزینڈر پروڈکٹس

بہترین قسم کا کیک تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۳/۲۴۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر:- 42916

"فتح چاہتے ہو تو متقی بنو"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۵ء رجسٹرڈ نمبر L/P/GDP/4